الحمد للہ اللطیف و الصلوۃ و السلام علی رسولہ الشفیق اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوۃ و السلام علیک یا رسول اللہ ﷺ و علی الک و اصحابک یا حبیب اللہ

الصلوۃ و السلام علیک یا نبی اللہ ﷺ و علی الک و اصحابک یا نور اللہ ﷺ

غفلت اڑا کر فکرِ آخرت پیدا کرنے والے واقعات کا مجموعہ

مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ

اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟

(حصہ اوّل)

یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے منفرد ہے کیونکہ اس کتاب میں ان واقعات کو جمع کیا گیا ہے جن میں خواب دیکھنے والا مرنے والے سے مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ کے ذریعہ سوال کرکے مرنے کے بعد پیش آنے والے معاملات دریافت کرتا ہے۔

مؤلف

محمد شفیق عطاری المدنی فتحپوری

نام کتاب : ما فعل اللہ بک ؟ (حصہ اوّل)

مؤلف : مولانا محمد شفیق خان عطاری المدنی فتحپوری

تصحیح : مولانا محمد شاہد عطاری مصباحی

نظرِ ثانی : کیف برکاتی، بلال نظامی، عبد السبحان عطاری، اسلام عطاری،

فاروق عطاری، عرفان عطاری، شاکر عطاری، زاہد عطاری،

جابر عطاری، یاسر عطاری، وسیم عطاری فیضان رضا عطاری،

ابو وقاص عطاری، اطہر عطاری

طبع اوّل : ۱۴۳۹ھ / 2018ء

ناشر : مکتبۃ السُنہ

پتہ: (نزد فیضانِ مدینہ، تاج نگری فیس ۲ تاج گنج آگرہ یوپی الہند

Pin code:282001

Mb: 7251028540

Mb: 8808693818

تقریظِ جلیل

حضرت مولانا نوشاد خان المدنی رائپوری

میں نے مؤلف کی کتاب بنام مافعل اللہ بک ؟ میں طائرانہ نظر ڈالی ہے، جس کے بعد بخوبی پتہ چلا کہ موصوف کی تالیف اپنے موضوع اور مواد پر اسم بمسمیٰ ہے اور اپنی جامعیت کے اعتبار سے کامل، مکمل واکمل ہے،اور اس کی ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ آپ اس کے ایک ایک واقعہ سے کئی سارے اصلاحی جزئیات باآسانی نکال سکتے ہیں نیز خطاب ہو یا اصلاحی بیان اس کتاب سے مکمل فائدہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

مؤلف نے جس انداز سے اس کتاب کو ترتیب دیا ہے وہ بھی قابلِ مدح و سرائی ہے،رہی بات مؤلف کی تو ہم نے انہیں دیکھا ہے کہ وہ ایک قابل خادم العلم ہیں اور بڑی محنت سے تصنیفی کام کو انجام دیتے ہیں نیز ان کی یہ شاہکار کتاب خواص و عوام تمام کے لئے وافی بالمرام ہے۔اس کے علاوہ بھی مؤلف کی چند کتابیں قریبِ طبع ہیں جن کا فائدہ قارئین کے لئے دنیا میں اور مؤلف کے لئے آخرت میں حاصل ہوگا۔

اللہ الکریم کی بارگاہِ عظیم میں دعاگو ہوں کہ مؤلف کو اس کا اجرِ جزیل عطا فرمائے اور اس کتاب کو ان کے اور ان کے اساتذہ ووالدین کے لئے ذریعۂ نجات وفلاح بنائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ۔

از خادم الدرس والتدریس نوشاد خان المدنی رائپوری(جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ)

درود شریف کی فضیلت

عَنْ رُوَيْفِعِ بن ثَابِتٍ ، أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ قَالَ : اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفَعْتُ لَهُ .حضرت رویفع بن ثابت سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے یہ کہا: "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

(مُعْجَم کبیر ج۵ ص۲۵ حدیث ۴۴۸۰)

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! حضرتِ محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر رحمت نازل فرما اور انہیں قیامت کے روز اپنی بارگاہ میں مُقرَّب مقام عطا فرما۔

تعارفِ مؤلف

نام محمد شفیق خان، والد کا نام محمد شریف خان ہے، سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ میں شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ سے ۲۰۰۴ء میں بیعت ہونے کی وجہ سے اپنے نام کے ساتھ عطاری لکھتے ہیں، آپ کی ولادت قصبہ لَلَوْلِیْ ضلع فتح پور ہنسوا صوبہ یوپی ہند میں ہوئی، آپ کی تاریخِ پیدائش ۱۰ جون ۱۹۸۶ء ہے۔

مولانا نے ابتداءً ہندی انگلش کی تعلیم حاصل کر کے سن ۲۰۰۰ء میں AC کا کام سیکھنے اور کرنے کے لئے بمبئی چلے گئے تھے اور وہاں پر ۴ سال قیام کیا پھر ۲۰۰۴ء میں اپنے وطن لوٹے، اور وطن میں ہی دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ملا، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے کے بعد مختلف کورسز کئے اور ۲۰۰۶ء میں اپنے ہی علاقہ کے دار العلوم بنام جامعہ عربیہ گلشنِ معصوم قصبہ للولی میں قاری اقبال احمد عطاری سے قرآنِ پاک ناظرہ اور حضرت مولانا عتیق الرحمٰن مصباحی سے درسِ نظامی کے درجۂ اولی اور کچھ درجۂ ثانیہ کی کتابیں پڑھی، اس کے بعد مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے چریاکوٹ ضلع مؤ تشریف لے گئے اور

وہاں درجۂ ثانیہ مکمل کرنے کے بعد اہلسنت کے عظیم علمی ادارے الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ میں مطلوبہ درجۂ ثالثہ کا ٹسٹ دیا اور بفضلہ تعالی کامیاب ہونے کے بعد درجۂ ثالثہ وہیں پڑھی، پھر درجۂ رابعہ دار العلوم غوثیہ (جو ضلع اعظم گڑھ کے گاؤں سَرَیّا میں واقع ہے)میں مکمل کی پھر اس کے بعد دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ عطار نیپال گنج، نیپال میں داخلہ لیا اور درجۂ خامسہ سے دورۂ حدیث تک کی تعلیم وہیں مکمل فرمائی، ۲۰۱۴ء میں فراغت کے بعد تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لے گئے اور ایک سال وہاں تدریس فرمائی، پھر مزید تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز کے حکم پر بنگلہ دیس کے دار الحکومت ڈھاکہ کے جامعۃ المدینہ تشریف لے گئے، اور وہیں پر دعوتِ اسلامی کے جامعات کے درجۂ ثانیہ میں چلنے والی علمِ صرف کی کتاب بنام مراح الارواح کی اردو شرح بنام **شفیق المصباح** اور درجۂ رابعہ میں چلنے والی علمِ نحو کی کتاب بنام شرح جامی کی اردو شرح **الشفیق النعمانی** تصنیف فرمائی۔

اس کے بعد پھر جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیق اکبر آگرہ تشریف لا کر درجۂ ثانیہ میں چلنے والی حدیث کی کتاب بنام الاربعین النوویہ کی اردو شرح **شفیقیہ**، درجۂ اولی اور ثانیہ میں چلنے والی عربی ادب کی کتاب بنام نصاب الادب کی اردو شرح **شفیق الادب**، درجۂ اولی میں چلنے والی علمِ نحو کی کتاب بنام خلاصۃ النحو کی اردو شرح **شفیق النحو**، ابتدائی طلبہ کے لئے عربی میں مضبوطی کے لئے عربی عبارت کا ترجمہ کرنے کا طریقہ اور عربی بولنے اور لکھنے کا طریقہ تحریر فرمائی، مزید عوام الناس کے لئے غفلت اڑا کر فکرِ آخرت پیدا کرنے والے واقعات کا مجموعہ بنام **مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ**، نصیحت آموز واقعات پر مشتمل کتاب بنام **كَيْفَ اَصْبَحْتَ**، اور مقررین و واعظین کے لئے دلچسپ اور مدلل خطابات پر مشتمل

کتاب خطباتِ شفیقیه، درجۂ رابعہ میں داخل علمِ منطق کی کتاب بنام شرح تہذیب کی اردو شرح شفیق الترغیب، حکمتوں پر مشتمل کتاب **اسلامی احکامات کی حکمتیں** پانچ حصے، دینی ودنیوی امور کی حکمتوں پر مشتمل کتاب **ایسا کیوں؟**، تحریر فرمائی۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ موصوف کو بے بہا برکات و ثمرات سے نوازے اور اس کارہائے نمایہ کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا کر کے موصوف کے لئے توشۂ آخرت بنائے آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

واقعہ (۱)

منکر نکیر ہٹ گئے

شیخ الاسلام ناصر الدین لقانی کو وصال کے بعد بعض نیک لوگوں نے خواب میں دیکھا ان سے پوچھا مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا جواب دیا۔ قبر میں جب منکر نکیر نے سوالات کے لئے مجھے بٹھایا تو حضرت امام مالک تشریف لائے اور کہا کیا ایسے شخص سے بھی اللہ ورسول عزّوجلّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم پر اسکے ایمان کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ اس کے پاس سے ہٹ جاؤ چنانچہ منکر نکیر ہٹ گئے۔" (میزان الشریعۃ ص۸۷) شریعت وطریقت ص ۵۴

اللہ عزوجل کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم۔

اولیاء اپنے پیروکاروں کی شفاعت کریں گے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً اللہ والوں کی نسبت، ان سے محبت و الفت دونوں جہاں میں کام آتی ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۵۷ صَفحات پر مشتمل کتاب: شریعت و طریقت کے صفحہ ۵۴ پر اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ امام شعرانی کا قول اولیائے کاملین سے نسبت رکھنے کے متعلق نقل فرماتے ہیں۔

ائمہ فقہاء کرام اور صوفیاء حضرات سب اپنے پیروکاروں کی شفاعت کریں گے اور روح نکلتے وقت ان کی نگہبانی کریں گے اور یونہی منکر نکیر کے سوالات کے وقت اور حشر و نشر اور حساب اور میزان عمل اور پل صراط سے گزرنے کے وقت خیال رکھیں گے اور حشر کے ان مقامات میں سے کسی مقام میں اپنے پیروکاروں سے غافل نہ ہوں گے۔ اس کے بعد

ارشاد فرماتے ہیں۔" جب مشائخ صوفیاء دنیا و آخرت میں تمام مشکلات اور تکلیفوں میں اپنے مریدوں اور پیروکاروں کی نگرانی فرماتے ہیں۔ تو ائمہ دین کیسے نہ نگرانی کریں گے۔ جو تمام جہاں کی میخیں اور دین کے ستون اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت پر امین ہیں بلاشبہ وہ ضرور ضرور مدد فرماتے ہیں۔ شریعت وطریقت ص ۵۴

واقعہ (۲)

نسبتِ رسول اللہ ﷺ کام آ گئی

امام ابنِ حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ایک عالِم صاحب کی وفات ہوئی ان کو کسی نے خواب میں دیکھا، پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ فرمایا: "جنت عطا کی گئی نہ علم کے سبب بلکہ حُضُورِ اَقْدَس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ اس نسبت کے سبب جو کتے کورَاعی (یعنی نگہبان) کے ساتھ ہوتی ہے کہ ہر وقت بھونک بھونک کر بھیڑوں کو بھیڑیئے سے ہوشیار کرتا رہتا ہے" مانیں نہ مانیں! یہ ان کا کام۔ سرکار نے فرمایا کہ بھونکتے جاؤ بس اس قدر نِسبت کافی ہے۔ لاکھ رِیاضتیں لاکھ مُجاہدے اس نِسبت پر قربان جس کو یہ نِسبت حاصل ہے اس کو کسی مُجاہدے کسی رِیاضت کی ضرورت نہیں۔

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص ۳۷۳

سبحٰن اللہ! نسبتِ رسول ﷺ پر قربان یہ کیسی نسبت ہے، شاعر لکھتا ہے۔

کیوں کر نہ میرے دل میں ہو الفت رسول کی ﷺ	جنت میں لے کے جائے گی چاہت رسول کی ﷺ
پوچھیں جو دین وایماں نکیرین قبر میں	اس وقت میرے لب پے ہو مدحت رسول کی

اور اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ حدائقِ بخشش میں لکھتے ہیں۔

قبر میں لہرائیں گے تاحشر چشمے نور کے	جلوہ فرما ہو گی جب طلعت رسول اللہ کی ﷺ
تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب وہابی دور ہو	ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی ﷺ
ان سے در در سے سگ سگ سے ہے مجھ کو نسبت	میرے گلے میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا

حدائقِ بخشش

اے کاش ہماری قبر سرکار ﷺ کے بابرکت انوار سے نور بار ہو جائے، ورنہ تو قبر کا اندھیرا اللہ اللہ! میرے شیخِ طریقت امیر اہلسنت عرض کرتے ہیں۔

خواب میں بھی ایسا اندھیرا کبھی دیکھا نہ تھا	جیسا اندھیرا ہماری قبر میں سرکار ہے
یارسولَ اللہ آکر قبر روشن کیجئے	ذات بے شک آپ کی تو مَنبعِ انوار ہے

وسائلِ بخشش

اور جب سرکار ﷺ ہماری قبر پر آئیں تو اے کاش! اے کاش! اے کاش! ایسا ہو۔

قبر میں سرکار آئیں تو میں قدموں پر گروں	گر فرشتے بھی اٹھائیں تو میں ان سے یوں کہوں
اب تو پائے ناز سے میں اے فرشتو! کیوں اٹھوں	مر کے پہنچا ہوں یہاں اس دِلرُبا کے واسطے

واقعہ (۳)

خوفِ خداعزوجل سے رونے کاانعام:

حضرتِ سیّدُنا ابو بکر صیدلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا سلیمان بن منصور بن عمار علیہ رحمۃ اللہ الغفّار کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے خواب میں اپنے والد کو دیکھا تو پوچھا:" مَافَعَلَ بِكَ رَبُّكَ یعنی آپ کے رب عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا ؟"انہوں نے جواب دیا کہ رب عزوجل نے مجھے اپنا قرب عطا فرمایا پھر مجھ سے پوچھا:"اے بدکار بڈھے !کیا تو جانتا ہے کہ میں نے تجھے کیوں بخشا ؟" میں نے عرض کی"میں نہیں جانتا۔" فرمایا:" ایک دن تو نے ایک اجتماع میں لوگوں کو رُلایا تھا ان میں میرا ایک ایسا بندہ بھی روپڑا تھا جو میرے خوف سے کبھی نہیں رویا تو میں نے اس کی مغفرت فرمادی اور اس کے صدقے تمام اہلِ مجلس کی مغفرت فرمادی تم بھی ان میں شامل تھے جن کی میں نے اس کے صدقے مغفرت فرمائی۔"(آنسوؤں کا دریا ص ۴۳)

(اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور.. اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

چشمِ تر اور قلبِ مضطر دے	اپنی الفت کی مے پلا یارب
نفس و شیطان ہو گئے غالب	ان کے چنگل سے تو چھڑا یارب
کس کے در پر میں جاؤں گا مولا	گر تو ناراض ہو گیا یارب

وسائلِ بخشش

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوفِ خدا میں رونا رحمتِ خداوندی کے حصول کا ایک بہترین ذریعہ ہے اور اس کے احادیث میں بڑے فضائل آئے ہیں۔ چنانچہ ترمذی اور نسائی کے حوالے سے صاحب مشکوۃ المصابیح نے ایک حدیثِ پاک نقل فرمائی ہے۔

خوفِ خدا سے رونے والا جہنم سے بری

روایت ہے حضرت ابوہریرہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ شخص آگ میں داخل نہ ہو گا جو اللہ کے خوف سے روئے حتی کہ دودھ تھن میں لوٹ جائے اور کسی بندے پر راہ خدا کا غبار اور دوزخ کا دھواں جمع نہیں ہو سکتا۔ ترمذی اور نسائی نے آخری جملہ میں یہ زیادتی کی کہ مسلمان کے نتھنوں میں کبھی اور اس کی دوسری روایت میں یہ کہ کسی بندے کے پیٹ میں کبھی اور کسی بندے کے دل میں کبھی بخل اور ایمان جمع نہیں ہوسکتے۔

مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمٰن مراۃ شرح مشکوۃ میں اس حدیثِ پاک کے حصہ (حتی کہ دودھ تھن میں لوٹ جائے) کے تحت فرماتے ہیں۔ یعنی جیسے دوہے ہوئے دودھ کا تھن میں واپس ہونا ناممکن ہے ایسے ہی اس شخص کا دوزخ میں جانا ناممکن ہے، جیسے کہ رب تعالٰی فرماتا ہے: "حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ"۔

مراۃ المناجیح۔ جلد۔۵۔ کتاب الجہاد۔ ص ۴۵۳

دنیا میں سب سے زیادہ رونے والے حضرات

مزید مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ دنیا میں پانچ حضرات بہت روئے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام فراق جنت میں، حضرت نوح علیہ السلام و یحیی علیہ السلام خوف خدا میں، حضرت فاطمہ زہرا فراق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں، حضرت امام زین العابدین

واقعہ کربلا کے بعد حضرت حسین کی پیاس یاد کرکے۔ مراۃ المناجیح ۔ جلد۔۸۔ باب الکرامات۔ ص ۲۴۷

صدقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب	بخش بے پوچھے لجائے کو لجانا کیا ہے

حدائقِ بخشش

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ بالا واقعہ کے اندر اجتماع میں رلانے کا ذکر آیا ہے، الحمدللہ عزوجل دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماعات کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ ان میں پرسوز کلام، رقت انگیز بیان اور خوفِ خدا میں رونے پر آمادہ کرنے والی دعا بھی ہوتی ہے، لہذا خوفِ خدا پانے، اور اپنی آخرت بنانے کے لئے آپ حضرات سے گزارش ہے کہ ان اجتماعات میں اپنی شرکت کو لازمی بنائیں اور ان کی برکتوں سے دارین کی سعادتیں حاصل کریں۔ الحمدللہ ہندوستان کے تقریباً ہر صوبہ کے اکثر اضلاع میں دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے ہفتہ وار اجتماعات منعقد ہوتے ہیں۔

واقعہ (۴)

نفسانی خواہشات سے بچنے کا انعام:

حضرتِ سیِّدُنا احمد بن فتح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ" میں نے سیدنا بشر بن حارث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ ایک باغیچہ میں بیٹھے ہیں۔ان کے سامنے ایک دستر خوان ہے اور وہ اس میں سے کھا رہے ہیں۔میں نے ان سے پوچھا:"اے ابو نصر! مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" جواب دیا:" اس نے مجھ پر رحم فرمایا اور مجھے بخش دیا اور ساری جنت کو میرے لئے مباح فرمادیا اور مجھ سے فرمایا کہ"جنت کے ہر پھل سے کھاؤ اور اس کی نہروں سے پیؤ اور اس کی تمام نعمتوں سے فائدہ اٹھاؤ کہ تم دنیا میں اپنے نفس کو خواہشات سے بچایا کرتے تھے۔"

میں نے پوچھا:"آپ کے بھائی حضرت سیدنا احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہاں ہیں؟" فرمایا کہ" وہ جنت کے دروازے پر کھڑے ہیں اور ان سُنّیوں کی شفاعت کر رہے ہیں جو یہ کہتے تھے کہ" قرآن اللہ عزوجل کا کلام ہے مخلوق نہیں ہے۔" میں نے پوچھا کہ" اللہ عزوجل نے حضرتِ سیِّدُنا معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" تو انہوں نے کہا کہ" افسوس! ہائے افسوس! ہمارے اور ان کے درمیان بہت سے پردے حائل ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا معروف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جنت کے شوق اور جہنم کے خوف سے اللہ عزوجل کی عبادت نہیں کرتے تھے بلکہ قُربِ الٰہی عزوجل کے شوق میں عبادت کرتے تھے لہٰذا!اللہ عزوجل نے انہیں رفیق اعلیٰ کی طرف اٹھالیا اور اپنے اور ان کے درمیان کے حجابات اٹھالئے۔"

یہی وہ مجرب اِکسیر ہے لہٰذا جس نے بارگاہِ الٰہی عزوجل میں کوئی حاجت پیش کرنی ہو تو اسے چاہیے کہ حضرتِ سیّدُنا معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پر حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے تو ان شآء اللہ عزوجل اس کی دُعا ضرور قبول ہو گی۔(آنسوؤں کا دریا ص ۶۰۔۶۱)

(اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور.. اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

اسی حکایت کو صاحبِ الروض الفائق کے صفحہ ۳۵۶ تا ۳۵۷ میں صفۃ الصفوۃ کے حوالے سے کچھ اس طرح نقل فرماتے ہیں۔

واقعہ(۵)

جس کا عمل ہو بے غرض اُس کی جزا کچھ اور ہے

حضرت سیّدُنا ابوالفتح بن بشر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "میں نے عالَمِ خواب میں حضرت سیّدُنا بِشر حافی علیہ رحمۃ اللہ الکافی کو ایک باغیچہ میں دیکھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے ایک دستر خوان بچھا ہوا تھا۔ میں نے پوچھا:"مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب دیتے ہوئے فرمایا:"اس نے رحم فرماتے ہوئے مجھے بخش دیا اور تخت پر بٹھا کر فرمایا:"اس دستر خوان پر موجود پھلوں میں سے جو چاہو کھاؤ اور لطف اٹھاؤ کیونکہ تم دنیا میں اپنے نفس کو خواہشات سے روکتے تھے۔"میں نے پوچھا:"آپ کے بھائی حضرت سیّدُنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہاں ہیں؟" فرمایا: "وہ جنت کے دروازے پر کھڑے اہلِ سنت کے ان افراد کی شفاعت کر رہے ہیں جن کا عقیدہ تھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کلام قرآنِ کریم غیر

مخلوق ہے۔" میں نے پھر پوچھا:"اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا معروف کرخی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواباً فرمایا: "افسوس! مجھے معلوم نہیں کیونکہ ہمارے اور ان کے درمیان پردے حائل ہیں، انہوں نے جنت کے شوق یا جہنم کے ڈر سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت نہ کی تھی بلکہ ان کی عبادت تو محض دیدارِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے لئے تھی۔ چنانچہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں اعلیٰ ترین مقام عطا فرمایا اور اپنے اور ان کے درمیان سب پردے اٹھا دیئے۔ اب جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کوئی حاجت پیش کرنی ہو تو اُسے چاہے کہ حضرت سیِّدُنا معروف کرخی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے مزارِ پُرانوار پر حاضر ہو کر دعا کرے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی دعا قبول کی جائے گی۔"

(صفۃ الصفوۃ، ذکر المصطفین من اھل بغداد، الرقم ۲۶۰، ج ۲، ص ۲۱۴)

قبرِ انور کی برکتیں

سبحٰن اللہ ! حضرت سیدنا معروف کرخی رضی اللہ عنہ کی برکتوں کے کیا کہنے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۶۴۹ صفحات پر مشتمل کتاب بنام حکایتیں اور نصیحتیں میں منقول ہے کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن عبد الرحمن زہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے باپ حضرت سیِّدُنا عبد الرحمن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو یہ فرماتے سنا کہ " حضرت سیِّدُنا معروف کرخی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی قبرِ انور پر تمام حاجات پوری ہوتی ہیں۔"

حضرت سیِّدُنا یحیی بن سلیمان علیہ رحمۃ اللہ المنّان فرماتے ہیں کہ مجھے ایک حاجت تھی اور میں کافی تنگدست تھا۔ حضرت معروف کرخی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی قبرِ انور پر میری حاضری ہوئی، میں نے تین بار سورۂ اخلاص کی تلاوت کی اور اس کا ثواب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور تمام مسلمانوں کی ارواح کو پہنچایا، پھر اپنی حاجت بیان کی۔ جوں ہی میں وہاں سے واپس گیا میری حاجت پوری ہو چکی تھی۔ حکایتیں اور نصیحتیں ص ۳۵۷

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیدنا بشر بن حارث رضی اللہ عنہ سے فرمایا گیا کہ جنت کے ہر پھل سے کھاؤ اور اس کی نہروں سے پیؤ اور اس کی تمام نعمتوں سے فائدہ اٹھاؤ کہ تم دنیا میں اپنے نفس کو خواہشات سے بچایا کرتے تھے۔ جہاں نفسانی خواہشات سے اجتناب باعثِ حصولِ جَنَّات ہے وہیں اس کی پیروی باعثِ ہلاکت ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۸۵۷ صفحات پر مشتمل کتاب بنام جہنم میں لے جانے والے اعمال جلد اوّل کے صفحہ ۱۹۲ سے دو فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ملاحظہ فرمایئے

(۱)صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے :"نفسانی خواہشات سے بچتے رہو کیونکہ یہ آدمی کو اندھا، بہرہ کر دیتی ہیں۔" (کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، الحدیث:۷۸۲۸، ج۳، ص۲۱۹)

(۲)نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:" اللہ عزوجل کے نزدیک آسمان کے نیچے پیروی کی جانے والی نفسانی خواہشات سے بڑھ کر پوجا جانے والا کوئی جھوٹا خدا نہیں۔" (المعجم الکبیر، الحدیث:۷۵۰۲، ج۸، ص۱۰۳)

حجۃ الاسلام حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ عنہ اپنے رسالے (اَیُّھَا الْوَلَدُ) اردو ترجمہ بنام بیٹے کو نصیحت کے صفحہ ۱۲ میں ارشاد فرماتے ہیں (جن لوگوں کے دلوں میں دنیاوی لذّات اور نفسانی خواہشات کا غَلَبہ ہو، ان کو نصیحت و بھلائی کی باتیں کڑوی لگتی ہیں۔)

(بیٹے کو نصیحت ص ۱۲)

مزید اسی کتاب بیٹے کو نصیحت کے صفحہ ۱۸ میں حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں۔

سرکارِ دوعالم، نورِ مُجسّم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ و آلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مُعظّم ہے ۔ اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَہٗ وَ عَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَ الْاَحْمَقُ مَنِ اتَّبَعَ

نَفْسَہٗ ھَوَاھَا وَتَمَنّٰی عَلَی اللّٰہِ۔ **ترجمہ:** عقل منداور سمجھدار وہ ہے جو اپنے نفس کا مُحاسبہ کرے ،اور موت کے بعد والی زندگی کے لئے عمل کرے۔ اور اَحمق و نادان وہ ہے جس نے نفسانی خواہشات کی پیروی کی اور اللہ تعالیٰ (کی رحمت سے جنّت ملنے کی) اُمید رکھی۔(فتح الباری: کتاب النکاح. قولہ اذا دخلت لیلاً.... اِلخ ج۹ص ۳۴۲دار المعرفۃ بیروت)۔(بیٹے کو نصیحت ص۱۸)

محیط دل پہ ہوا ہائے نفسِ امّارہ	دماغ پر میرے ابلیس چھاگیا یارب
رہائی مجھ کو ملے کاش! نفس و شیطاں سے	تیرے حبیب کا دیتا ہوں واسطہ یارب

(وسائلِ بخشش)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یوں تو سارا عالم اولیائے کاملین کی برکتوں سے منور ہے، ان کے ذَرِیعے (وسیلے) سے زندگی اور موت ملتی ،بارِش برستی، کھیتی اُگتی اور بلائیں دُور ہوتی ہیں۔ جیسے کہ میرے شیخ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ اپنی مایہ ناز تصنیف فیضانِ سنت جلد اوّل کے باب آدابِ طعام کے صفحہ ۴۳۱ تا ۴۳۲ میں حلیۃ الاولیاء کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں۔

356اولیائے کرام

حضرتِ سیّدُنا ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ منوّرہ سردارِ مکّہ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا،" اللہ تعالیٰ کے تین سو بندے رُوئے زمین پر ایسے ہیں کہ ان کے دل حضرت سیّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے قلبِ اطہر پر ہیں۔ اور چالیس کے دل حضرتِ سیّدُنا موسیٰ کلیم اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے قلبِ اطہر پر ہیں۔ اور سات کے دل حضرتِ سیّدُنا ابراہیم خلیل اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے قلبِ اطہر پر ہیں اور پانچ کے دل حضرتِ سیّدُنا جبرائیل عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے قلبِ اطہر پر ہیں۔ اور تین کے دل حضرتِ سیّدُنا میکائیل عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے قلبِ اطہر پر ہیں۔ ایک ان میں ایسا ہے جس کا دل حضرتِ سیّدُنا اسرافیل

عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلام کے قلبِ اطہر پر ہے۔ جب ان میں "ایک" وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ "تین" میں سے ایک کو مقرّر فرماتا ہے اور اگر "تین" میں سے کوئی ایک وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ "پانچ" میں سے ایک کو اور اگر "پانچ" میں سے کوئی ایک وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ "سات" میں سے ایک کو اور اگر ان "سات" میں کا کوئی ایک وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ "چالیس "میں سے ایک کو اور اگر ان "چالیس" حضرات میں سے کوئی ایک وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی جگہ "تین سو" میں سے ایک کو اور اگر ان "تین سو" میں سے کوئی ایک وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ عام لوگوں میں سے کسی کو مقرّر فرماتا ہے۔ ان کے ذَرِیعے (وسیلے) سے زندگی اور موت ملتی ،بارِش برستی، کھیتی اُگتی اور بلائیں دُور ہوتی ہیں حضرتِ سیِّدُنا ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اِستِفسار کیا گیا،"ان کے ذَرِیعے کیسے زندگی اور موت ملتی ہے؟"فرمایا،"وہ اللہ تعالیٰ سے اُمّت کی کثرت کا سُوال کرتے ہیں تو اُمّت کثیر ہو جاتی ہے اور ظالموں کے لیے بددُعا کرتے ہیں تو اُن کی طاقت توڑ دی جاتی ہے، وہ دعا کرتے ہیں تو بارش برسائی جاتی، زمین لوگوں کے لیے کھیتی اُگاتی ہے،لوگوں سے مختلف قسم کی بلائیں ٹال دی جاتی ہیں۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۴۰ حدیث ۱۶)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

اور بالخصوص شہر بغداد حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل، حضرت سیِّدُنا معروف کرخی، حضرت سیِّدُنا بشر حافی اور حضرت سیِّدُنا منصور بن عمار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی برکتوں سے مالامال ہے چنانچہ:

مزاراتِ اولیاءِ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی برکات

حضرت سیِّدُنا احمد بن عباس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں بغداد سے حج کے ارادے سے نکلا تو ایک ایسے شخص سے ملاقات ہوئی جس پر عبادت کے آثار نمایاں تھے۔اس نے پوچھا:"آپ کہاں سے آرہے ہیں؟"میں نے جواب دیا: "بغداد سے بھاگ کر آرہاہوں کیونکہ میں نے وہاں فساد دیکھاہے،مجھے خوف ہے کہ اہلِ بغداد کو چاند گرہن نہ لگ جائے۔" اس بزرگ نے فرمایا: "آپ واپس چلے جایئے اور ڈریئے مت،کیونکہ بغداد میں چار ایسے اولیائے کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی قبریں ہیں جن کی برکت سے اہلِ بغداد تمام بلاؤں اور مصائب سے محفوظ ہیں۔"میں نے پوچھا:"وہ کون ہیں؟"جواب دیا:"وہ حضرت سیِّدُناامام احمد بن حنبل ،حضرت سیِّدُنامعروف کرخی، حضرت سیِّدُنا بشر حافی اور حضرت سیِّدُنا منصور بن عمارر حمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہیں۔" چنانچہ،میں واپس آگیااور ان مردانِ حق کی قبروں کی زیارت کی تو مجھے بہت کیف وسرور حاصل ہوا۔

(تاریخ بغداد،باب ماذکر فی مقابر بغداد المخصوصۃ بالعلماء والزہاد،ج۱،ص۱۳۳) (الروض الفائق ص۳۵۶)

واقعہ (۲)

ایک رقت انگیز رخصتی:

ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے عرض کی:"یاالٰہی عزوجل!جب میں صحت مند ہوتاہوں تیری نافرمانی کرتاہوں اور جب کمزور ہوتا ہوں تو تیری اطاعت کرنے لگتاہوں،طاقت کے زعم میں تجھے ناراض کر بیٹھتاہوں کمزوری کے عالم میں تیری فرمانبرداری کرنے لگتاہوں،ہائے میری عقل کو کیاہوگیاکاش! میں جان سکوں کہ تو میری ندامت کو قبول کرلے گا یامجھے میرے جرم کی وجہ سے دُھتکار دے گا۔"یہ کہنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ غش کھاکر زمین پر تشریف لے آئے جس سے آپ کی پیشانی زخمی ہوگئی۔ان کی والدہ ان کے پاس آئیں،ان کے ماتھے پر بوسہ دیااور روتے ہوئے ان کی پیشانی صاف کی پھر کہنے لگیں:"اے دنیا میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور آخرت میں میرے دل کے چین،اپنی رونے والی بوڑھی ماں سے کلام کر اور شکستہ دل ماں کی بات کا جواب دے۔" جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کچھ افاقہ ہوا تو آپ نے اپنے دل کو تھام لیااورآپ کی روح جسم میں بے چین ہونے لگی اور آنسو رخساروں سے ہوتے ہوئے اِن کی داڑھی کو نم کرگئے۔انہوں نے اپنی ماں سے کہا: "اے ماں! یہ وہی ہولناک دن ہے جس سے آپ مجھے ڈرایا کرتی تھیں ،ہائے ! ضائع ہوجانے والے دنوں پر افسوس !اور ان لمبے دنوں پر حسرت!جن میں میں کوئی بلندی نہ پاسکا،اے ماں!میں ڈرتاہوں کہ کہیں مجھے طویل مدت کے لئے جہنم میں نہ ڈال دیاجائے،ہائے وہ وقت کتنا غمناک ہوگا اگر مجھے سر کے بل جہنم میں پھینک دیا گیااوروہ عالَم کتنے افسوس کاہوگا اگر جہنم میں میرے جسم کو کاٹا گیا،اے ماں! میں جیسا کہوں آپ اسی طرح کیجئے۔" آپ کی ماں نے کہا:" بیٹے ! میری جان تجھ

پر قربان تو کیا چاہتا ہے؟" بیٹے نے کہا:" میرا رخسار مٹی پر رکھ دیجئے اور اسے اپنے پاؤں سے روندیئے تا کہ میں دنیا ہی میں ذلت کا مزا چکھ لوں اور اپنے آقا و مولا عزوجل کی بارگاہ سے لذت پاؤں تا کہ وہ مجھ پر رحم فرما کر جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ سے مجھے نجات دیدے۔"

ان کی والدہ کہتی ہیں کہ" میں اٹھی اور اپنے بیٹے کے رخسار کو مٹی سے لتھڑ دیا۔" اس وقت اس کی آنکھوں سے پرنالے کی طرح آنسو بہہ رہے تھے پھر میں نے اس کے رخسار کو اپنے قدموں سے روندا تو وہ کمزور آواز سے کہنے لگا: "گنہگار اور نافرمان کی سزا یہی ہے، خطاکار و بدکار کا بدلا یہی ہے، اپنے مولیٰ کے در پر کھڑا نہ ہونے والے کی یہی جزا ہے، اللہ ربُّ العزت عزوجل سے نہ ڈرنے والے کی یہی جزا ہے۔" پھر وہ قبلہ کی طرف رخ کر کے کہنے لگا " لَبَّيْكَ ! لَبَّيْكَ ! لَآاِلٰهَ اِلَّآاَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ترجمہ: میں حاضر ہوں ! میں حاضر ہوں ! کوئی معبود نہیں تیرے سوا، پاکی ہے تجھ کو، بے شک مجھ سے بے جا ہوا۔" پھر اس کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ ان کی والدہ مزید فرماتی ہیں کہ میں نے اسے خواب میں دیکھا تو اس کا چہرہ بادلوں میں گھرے ہوئے چاند کی طرح دمک رہا تھا میں نے پوچھا: "بیٹا! مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ تیرے آقا عزوجل نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟" تو اس نے جواب دیا:" اس نے میرے درجے کو بلند فرما کر مجھے خاتَمُ المُرسلین، رَحمۃٌ للّعالَمین، مَحبوبِ ربُّ العالَمین عزوجل و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرب میں جگہ عطا فرمادی۔"میں نے پوچھا کہ "بیٹا! میں نے تیری وفات کے وقت تجھ سے جو کچھ سنا تھا وہ کیا تھا؟" اس نے کہا کہ" امی جان! ہاتف غیب سے مجھے آواز آئی تھی کہ" اے عمران ! اللہ عزوجل کی طرف بلانے والے کی دعوت قبول کرو تو میں نے اس کی دعوت پر اپنے رب عزوجل کو لبیک کہا تھا۔"(آنسوؤں کا دریا ص ۹۴۔۹۵۔۹۶)

(اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور.. اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

راہ پرخار ہے کیا ہونا ہے	پاؤں افگار ہے کیا ہونا ہے

چھپ کے لوگوں سے کئے جس کے گناہ	وہ خبر دار ہے کیا ہونا ہے
ان کو رحم آئے تو آئے ورنہ	وہ کڑی مار ہے کیا ہونا ہے

(حدائقِ بخشش)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے اسلاف رحمہم اللہ نیک و پرہیز گار ہونے کے باوجود اپنے آپ کو گنہگار و خطاکار تصور کیا کرتے تھے اور ایک ہم ہیں کہ ہمارے پاس نیکی کے نون کے نقطے کے برابر بھی حسنات نہیں مگر پھر بھی ہم اپنے آپ کو صاحبِ سیّات تصور کرنے کے بجائے صاحبِ تقوی و طہارت گردانتے ہیں آہ! اس ضمن میں ایک حکایت سماعت فرمائیے اور اس بات کا اندازہ لگائیے کہ ہمارے بزرگانِ دین رحمہم اللہ المبین کا طرزِ عمل کیا تھا، چنانچہ ابنِ جوزی علیہ رحمۃ اللہ القوی اپنی کتاب بنام بحر الدموع کے صفحہ ۲۸۔۲۹ میں نقل فرماتے ہیں۔

قابلِ رشک موت

اولیائے کاملین رحمہم اللہ تعالیٰ میں سے جب ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی موت کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنے بیٹے سے فرمایا: "اے میرے بیٹے! میری وصیت غور سے سنو اور اس پر ضرور عمل کرنا۔" اس نے عرض کی: "بہت بہتر ابّا جان!" فرمایا: "بیٹے! میری گردن میں ایک رسی ڈال کر مجھے محراب کی طرف گھسیٹو اور میرے چہرے کو خاک آلود کردو، اور یہ کہتے جاؤ: "یہ اس شخص کا انجام ہے جس نے اپنے مولا عزوجل کی نافرمانی کی، اپنی نفسانی خواہشات کو ترجیح دی اور اپنے مالک کی اطاعت سے غافل رہا۔" جب ان کی اس خواہش کو پورا کر دیا گیا تو انہوں نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی اور عرض کی: "اے میرے معبود، اے میرے آقا و مولا عزوجل! تیری بارگاہ میں حاضری کا وقت آپہنچا،۔۔۔۔۔میرے پاس ایسا کوئی عذر نہیں جسے تیری بارگاہ میں پیش کر سکوں، ۔۔۔۔۔مگر اے مولا عزوجل! میں گنہگار ہوں اور تُو بخشنے والا ہے، میں مجرم ہوں اور تُو رحم

فرمانے والا ہے، میں تیرا بندہ ہوں اور تُو میرا آقا ہے،۔۔۔۔۔۔۔میری عاجزی اور ذلت پر رحم فرما کیونکہ گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت تُو ہی عطا فرماتا ہے۔" یہ کہنے کے بعد اس بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔اسی لمحے گھر کے ایک کونے سے ایک آواز سنائی دی جسے گھر میں موجود تمام لوگوں نے سنا، مُنادِی کہہ رہا تھا:"اس بندے نے اپنے مولا عزوجل کے سامنے خود کو ذلیل ورُسوا کیا اور اسکی بارگاہ میں اپنے گناہوں کا اعتراف کیا تو رب عزوجل نے اسے اپنا قُرب عطا فرما کر اپنا مقرب بنالیا اور جنت کو اس کاٹھکانا بنادیا۔" (بحر الدموع ص۲۸۔۲۹)

اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور.. اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

وہ مجھے غسل دے

ایک روایت میں ہے کہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب مصر میں مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو فرمایا فلاں آدمی سے کہنا کہ وہ مجھے غسل دے جب آپ کا انتقال ہوا اور اس شخص کو آپ کی وفات کا علم ہوا تو وہ حاضر ہوا اور کہنے لگا ان کے اخراجات کا رجسٹر لاؤ جب رجسٹر لایا گیا تو اس نے اس میں دیکھا کہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر ستر ہزار درہم قرض ہیں اس نے وہ اپنے نام پر کرکے ادا کر دیئے اور فرمایا کہ میرا ان کو غسل دینا یہی تھا اور ان کی مراد بھی یہی تھی (کہ میں قرض کی میل کچیل سے ان کو پاک کردوں)۔

(اِحیاءعلوم الدین، کتاب ذم البخل وذم حب المال، بیان فضیلۃ السخاء، الآثار، ج۳، ص۳۳۵)۔ضیائے صدقات ص۲۱۲۔۲۱۳

واقعہ (۷)

معافی کے طلب گار:

حضرتِ سیّدُنا علی بن یحیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "میں نے کچھ عرصہ شہر عسقلان کے ایک ایسے بزرگ کی صحبت میں گزارا جو بہت زیادہ روتے ، عبادتِ الٰہی عزوجل کثرت سے بجالاتے، کامل ادب کرنے والے تھے، رات میں تہجد اور دن میں نیک اعمال میں مشغول رہتے ۔میں انہیں اکثر دعاؤں میں (عبادت میں کوتاہی پر) عذر پیش کرتے اور استغفار کرتے سنتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک دن لکام پہاڑ کے ایک غار میں داخل ہوئے۔ میں نے دیکھا کہ شام کو اس پہاڑ کے باشندے اور خانقاہوں سے متعلق لوگ ان کے پاس آئے اور ان سے دعائیں کرواتے رہے۔ صبح کے وقت جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس غار سے واپسی کا ارادہ کیا تو ان لوگوں میں سے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: "حضور ! مجھے کوئی نصیحت فرمایئے ؟"فرمایا:" اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عذر پیش کیا کر کیونکہ اگر اللہ عزوجل نے تیرا عذر قبول فرمالیا تو تُو مغفرت کی کامیابی حاصل کریگا اور تجھے جنت کے اعلیٰ درجات کی طرف لے جائے گا جہاں تو اپنی خواہشات اور آرزوؤں کے مطابق رہ سکے گا۔" پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رونے لگے اور ایک چیخ مار کر وہاں سے نکل آئے۔ اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کچھ دن زندہ رہے پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتقال ہو گیا۔ ایک رات میں نے انہیں خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ مَافَعَلَ اللّٰہُ بِكَ؟ یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" تو آپ نے فرمایا کہ" میرا محبوب عزوجل اس بات سے پاک ہے کہ کوئی گنہگار اس کی بارگاہ میں عذر پیش کر کے مغفرت چاہے اور وہ اسے

نامراد لوٹا دے اور اس کاعذر قبول نہ فرمائے ، اللہ عزوجل نے میرا عذر قبول فرمالیا اور میرے گناہ بخش دیئے اور لکام پہاڑ والوں کے حق میں میری شفاعت قبول فرمالی۔"

(آنسوؤں کا دریاص۱۸۵۔۱۸۶)

(اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور.. اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم)

آہ! ہر لمحہ گنہ کی کثرت وبھرمار ہے	غلبۂ شیطان ہے اور نفسِ بد اطوار ہے
مجرموں کے واسطے دوزخ بھی شعلہ بار ہے	ہر گنہ قصداً کیاہے اس کا بھی اقرار ہے
چھپ کے لوگوں سے گناہوں کا رہاہے سلسلہ	تیرے آگے یاخدا ہر جرم کا اظہار ہے

(وسائلِ بخشش)

دو جنتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ کے حضور گڑگڑانا ،اپنی کوتاہیوں پر پشیمان ہونا،عاجزی و انکساری کا مجسمہ بن کر اس کے حضور آہ زاری کرنا موجبِ ہزاروں عزت و سعادت،باعثِ نجات ومغفرت ہے۔اور اللہ العظیم کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرنے کی ترغیب خود قرآنِ کریم میں موجود ہے۔چنانچہ پارہ۔۳۰۔سورہ النّٰزعات۔آیت ۴۰۔۴۱ میں ارشادِ خداوندی ہے۔وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝۴۰ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰى ۝۴۱

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا۔ (پ۳۰،النّٰزعٰت:۴۰،۴۱)

اور جو اپنے رب عزوجل کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرتا ہے اس کی جزا کے متعلق پارہ ۲۷ سورہ رحمٰن کی آیت ۴۶ میں ارشاد ہوتا ہے۔وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۝۴۶ **ترجمہ کنزالایمان:** اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنّتیں ہیں۔(پ۲۷۔الرحمٰن۔۴۶)

حضرت نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں (یعنی جسے اپنے رب کے حضور روزِ قیامت موقف میں حساب کے لئے کھڑے ہونے کا ڈر ہو اور وہ معاصی ترک کرے اور فرائض بجالائے۔اور دو جنت سے مراد جنّتِ عدن اور جنّتِ نعیم۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایک جنّت رب سے ڈرنے کا صلہ اور ایک شہوات ترک کرنے کا صلہ۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کا ادب

ہمارے اسلاف رحمہم اللہ کا یہی انداز رہا ہے چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۳۲۲صفحات پر مشتمل والدِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہما کی مایہ ناز تصنیف أحسن الوعاء لآداب الدعاء و ذیل المدعاء لأحسن الوعاء اردو نام فضائلِ دعا میں تفسیر روح البیان کے حوالے سے ایک حکایت نقل فرماتے ہیں۔

ایک دن حضرت خواجہ سفیان ثوری قدّس سرّہ نماز پڑھارہے تھے، جب اس آیت پر پہنچے (اِیَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ) "تجھی کو ہم پوجتے ہیں اور تجھی سے ہم مدد چاہتے ہیں"، روتے روتے بے ہوش ہوگئے، جب ہوش میں آئے، لوگوں نے حال پوچھا فرمایا: اس وقت مجھے یہ خیال آیا کہ اگر غیب سے ندا ہو: اے کاذب خاموش! کیا ہماری ہی سرکار تجھے جھوٹ بولنے کے لیے رہ گئی، رات دن رزق کی تلاش میں کُوبکُو(دربدر) پھرتا ہے اور بیماری کے وقت طبیبوں سے التجاء کرتا ہے اور ہم سے کہتا ہے: میں تجھی کو پوجتا ہوں اور تجھی سے مدد چاہتا ہوں، تو میں اس بات کا کیا جواب دوں؟

(تفسیر روح البیان۔ جلد۔۱۔ص۲۰) (فضائل دعا ص۶۴)

میزاں پہ سب کھڑے ہیں اعمال تل رہے ہیں	رکھ لو بھرم خدارا! عطار قادری کا

(وسائلِ بخشش)

واقعہ (۸)

نمازِ تہجد کا فائدہ

حضرت سیّدُنا امام جنید بغدادی علیہ رحمۃ الھادی کو بعدِ وصال کسی نے خواب میں دیکھا تو پوچھا، اے ابو القاسِم! مَافَعَلَ اللّٰہُ بِكَ؟ (بعدِ وفات آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟) کچھ ارشاد فرمایئے۔ فرمایا "علمی اَبحاث اور علمی نِکات کی باریکیاں کام نہ آئیں مگر رات کی تنہائی میں ادا کی جانے والی نماز (تہجّد) نے خوب فائدہ پہنچایا"۔ (بیٹے کو نصیحت ص ۱۳)

اللہ سے محبت کا ذریعہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً نمازِ تہجد باعثِ شرف و مجد، بخشش و مغفرت ہے، اور اللہ کی محبت کا ذریعہ ہے، چنانچہ اللہ عزوجل نے حضرت داؤد علیہ السلام سے فرمایا: " اے داؤد (علیہ السلام)! گنہگاروں کو یہ خوشخبری سنادو کہ کوئی گناہ میری بخشش سے بڑا نہیں اور صدیقین کو اس بات کا ڈر سناؤ کہ وہ اپنے نیک اعمال پر خوش نہ ہوں کہ میں نے جس سے بھی اپنی نعمتوں کا حساب لیا وہ تباہ وبرباد ہوجائے گا، اے داؤد (علیہ السلام)! اگر تو مجھ سے محبت کرنا چاہتا ہے تو دنیا کی محبت کو اپنے دل سے نکال دے کیونکہ میری اور دنیا کی محبت ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتیں، اے داؤد (علیہ السلام)! جو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ رات کو میرے حضور تہجد ادا کرتا ہے جبکہ لوگ سورہے ہوتے ہیں، وہ تنہائی میں مجھے یاد کرتا ہے جب غافل لوگ میرے ذکر سے غفلت میں پڑے ہوتے ہیں، وہ میری نعمت پر شکر ادا کرتا ہے جبکہ بھولنے والے مجھ سے غفلت اختیار کرتے ہیں۔" آنسوؤں کا دریا ص ۳۵

قرآنِ مجید میں اس نماز کی ترغیب موجود ہے۔

وَ مِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ

ترجمہ کنزُالایمان: اور رات کے کچھ حصّہ میں تہجّد ادا کرو۔ (پ ۱۵ بنی اسرآئیل / ۷۹)

وَ بِالۡاَسۡحَارِ هُمۡ یَسۡتَغۡفِرُوۡنَ ﴿۱۸﴾

ترجمہ کنزُالایمان: اور پچھلی رات اِستغفار کرتے۔ (ذاریات / 18)

وَ الۡمُسۡتَغۡفِرِیۡنَ بِالۡاَسۡحَارِ ﴿۱۷﴾

ترجمہ کنزُالایمان: اور پچھلے پہر سے مُعافی مانگنے والے۔ (آلِ عمران / ۱۷)

یہ (اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنے والوں کا) ذکر ہے۔

فرشتے کی صدا

حضرت سیِّدُنا سُفیان ثَوری علیہ رحمۃ الباری ارشاد فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک ہوا پیدا فرمائی ہے۔ جو سَحَری کے وقت چلتی ہے۔ اوراس وقت ذکرِ الٰہی عزّوجلّ میں مگن اور گناہوں سے مُعافی مانگنے میں مشغول، خوش نصیبوں کی آوازوں کو ربِّ کریم عزّوجلّ کی بارگاہ میں پیش کرتی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ بھی ارشاد فرمایا۔ رات شروع ہونے پر ایک فرشتہ عرش کے نیچے سے یہ ندا دیتا ہے، کہ اب عبادت گزاروں کو اُٹھ جانا چاہیے۔ چنانچہ عبادت گزار کھڑے ہو جاتے ہیں اور جتنی دیر اللہ تعالیٰ چاہتا ہے، نوافل ادا کرتے ہیں۔ جب آدھی رات گزر جاتی ہے۔ تو فرشتہ دوبارہ ندا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمانبرداروں کو اُٹھ جانا چاہیے۔ تو اطاعت گزار اپنے بستروں سے اُٹھ کر سَحَری تک عبادت میں مشغول رہتے ہیں جب سَحَری کا وقت ہوتا ہے۔ تو فرشتہ ایک مرتبہ پھر ندا دیتا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں استغفار کرنے والوں کو اُٹھ جانا چاہیے۔ چنانچہ ایسے خوش نصیب اُٹھ جاتے ہیں اور اپنے ربِّ غفّار عزّوجلّ سے مغفرت طلب کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور جب فجر کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ تو فرشتہ پکارتا ہے۔ اے غافلو! اب تو اُٹھو۔ پھر یہ لوگ اپنے

بستروں سے یوں اُٹھتے ہیں، جیسے مردے ہیں جنہیں ان کی قبروں سے نکال کر پھیلا دیا گیا ہے۔ بیٹے کو نصیحت ص ۲۴۔۲۵

نماز تہجد کے آداب

(تہجد گزار کو چاہے کہ) کھانے پینے کے معاملے میں بقدرِ کفایت کھائے، دن کے اوقات کو جھوٹ، غیبت اور لغویات سے پاک رکھنے کی کوشش کرے، حرام وناجائز کی طرف دیکھنے سے بچے، اللہ تبارک وتعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے رات میں عبادت کرنے کی عادت بنائے، کامل وضو کرے اور آسمانوں کی وسیع کائنات میں غور وفکر کرے، دعا کرے اور حضورِ قلبی کے ساتھ نماز پڑھے تاکہ جو کچھ تلاوت کر رہا ہے اس کا مطلب بھی سمجھے۔ آدابِ دین ص ۲۵

تہجد کا وقت

فرضِ عشاء پڑھنے کے بعد کچھ دیر سو رہے پھر شب میں طلوعِ صبح سے پہلے جس وقت آنکھ کھلے اگرچہ رات کے نو بجے، یا جاڑوں میں پونے سات بجے عشاء پڑھ کر سو رہے اور سات سوا سات بجے آنکھ کھلے وہی وقت تہجد کا ہے، وضو کر کے کم از کم دو رکعت پڑھ لے تہجد ہو گیا اور سنت آٹھ رکعت ہیں۔(1) اور معمولِ مشائخ 12 رکعت، قرأت کا اختیار ہے جو چاہے پڑھے، اور بہتر یہ کہ جتنا قرآنِ مجید یاد ہو اس کی تلاوت ان رکعتوں میں کرے، اگر کل یاد ہو تو کم سے کم تین رات زیادہ سے زیادہ چالیس رات میں ختم کرے، نہ یاد ہو تو ہر رکعت میں تین تین بار سورۂ اخلاص کہ جتنی رکعتیں پڑھے گا اتنے ختمِ قرآنِ مجید کا ثواب ملے گا۔ الوظیفۃ الکریمہ ص ۳۴۔۳۵

واقعہ (۹)

چالیس سال تک گناہ نہیں کیا

حضرت سیدنا اسماعیل بن ہشام علیہ رحمۃ اللہ السلام فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سیدنا فتح موصلی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے ایک مرید نے بتایا:" ایک مرتبہ میں حضرت سیدنا فتح موصلی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے دونوں ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے ہوئے تھے، آنکھوں سے سیلِ اشک رواں تھا، ہتھیلیاں آنسوؤں سے تربتر تھیں۔ مَیں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قریب ہوا اور غور سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف دیکھا تو میں ٹھٹھک کر رہ گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آنسوؤں میں خون کی آمیزش تھی جس کی وجہ سے آنسو سرخی مائل ہوگئے تھے۔" مَیں یہ دیکھ کر بہت پریشان ہوا اور عرض کی:" حضور! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اللہ عزوجل کی قسم! سچ سچ بتائیں؟ کیا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آنسوؤں میں خون کی آمیزش ہے؟"تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:"اگر تُو نے مجھے قسم نہ دی ہوتی تو میں ہرگز نہ بتاتا لیکن اب مجبوراًبتا رہا ہوں کہ واقعی میری آنکھوں سے آنسوؤں کے ساتھ خون بھی بہتا ہے اسی وجہ سے آنسوؤں کی رنگت تبدیل ہوگئی ہے۔" میں نے عرض کی: "حضور! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کس چیز نے رونے پر مجبور کیا ہے اور آخر ایسا کون سا غم آپ کو لاحق ہے کہ آپ خون کے آنسو روتے ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: "میں روتا تو اس لئے ہوں کہ میں اللہ عزوجل کے اَحکام پر عمل نہ کرسکا، اس کی عبادت میں کوتاہی کرتا رہا، مَیں اپنے مالکِ حقیقی عزوجل کی کَمَاحَقُّہٗ فرمانبرداری نہ کرسکا اور آنسوؤں میں خون اس لئے آتا ہے کہ مجھے یہ خوف ہمیشہ دامن گیر رہتا ہے کہ میرا یہ رونا اللہ عزوجل کی بارگاہ میں مقبول بھی ہے یا نہیں

۔میرے اعمال میرے مولیٰ عزوجل کی بارگاہ میں قبول بھی ہوئے ہیں یا نہیں؟" بس یہی خوف مجھے خون کے آنسو رُلاتا ہے۔"اتنا کہنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دوبارہ رونے لگے۔پوری زندگی آپ کی یہی کیفیت رہی اوراسی حالت میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتقال ہوا۔

وصال کے بعد میں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا تو عرض کی: "مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" آپ نے جواب دیا:" میرے رحیم وکریم پروردگار عزوجل نے مجھے بخش دیا۔"پھر میں نے پوچھا: "آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آنسوؤں کا آپ کو کیاصلہ دیا گیا؟"آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: "میرے پاک پروردگار عزوجل نے مجھے اپنا قُرب خاص عطا فرمایا اور پوچھا: "اے فتح موصلی! تم دنیا میں آنسو کیوں بہایا کرتے تھے ؟" میں نے عرض کی: "میرے رحیم وکریم پروردگار عزوجل! مَیں اس خوف سے آنسو بہاتا تھا کہ میں نے تیری عبادت کا حق ادانہ کیا، تیری اطاعت نہ کرسکا، تیرے اَحکامات پر عمل پیرانہ ہوسکا۔" پھر اللہ عزوجل نے مجھ سے پوچھا:"تمہارے آنسوؤں میں خون کیوں آتا تھا؟" میں نے عرض کی:" اے میرے پاک پروردگار عزوجل !مجھے ہر وقت یہ خوف دامن گیر رہتا کہ نہ جانے میرے اَعمال تیری بارگاہ میں مقبول بھی ہیں یا نہیں؟ایسانہ ہو کہ میرے اعمال اکارت ہوگئے ہوں،بس یہی خوف مجھے خون کے آنسو رلاتا تھا۔" یہ سن کر میرے پاک پروردگار عزوجل نے ارشاد فرمایا: "اے فتح موصلی!یہ تیرا گمان تھا کہ تیرے اعمال مقبول ہیں یا نہیں، مجھے میری عزت وجلال کی قسم !چالیس سال سے تمہارے نامہ اعمال میں تم پر نگہبان فرشتوں (یعنی کراماً کاتبین) نے ایک گناہ بھی نہیں لکھا۔"(عیون الحکایات جلد۔ا۔ص ۳۲۵۔۳۲۶) (جہنم میں لے جانے والے اعمال ص ۸۲)

(اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور.. اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالی علی وسلم)

حضرت فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ واقعہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۶۴۹ صفحات پر مشتمل کتاب بنام حکایتیں اور نصیحتیں میں کچھ اس طرح نقل کیا گیا ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا فتح موصلی علیہ رحمۃ اللہ الولی خون کے آنسو رویا کرتے تھے جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتقال ہوا تو کسی نے خواب میں دیکھ کر عرض کی: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ ؟ "اللہ عزّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟"تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب دیا:"اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی بارگاہ میں کھڑا کر کے پوچھا: "اے فتح! تیرے رونے کی وجہ کیا تھی ؟"میں نے عرض کی:" یارب عَزَّوَجَلَّ! تیرے واجب حق سے پیچھے رہ جانے پر۔" تو اس نے پھر استفسار فرمایا: "تُوخون کے آنسو کیوں روتا تھا؟"میں نے عرض کی:"یا رب عَزَّوَجَلَّ! اپنے آنسوؤں پر خوف تھا کہ یہ صحیح نہیں۔" اللہ تعالیٰ نے پھر استفسار فرمایا:"اس سے تیرا کیا ارادہ تھا؟"میں نے عرض کی: "اے میرے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ !اس سے میرا مقصد صرف تیرا دیدار تھا کہ تو مجھے اپنا جلوہ دکھادے،اس کے بعد تیری مرضی جو بھی معاملہ فرمائے۔" تو اللہ عزّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:"مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! تیرے محافظ فرشتے چالیس سال سے میری بارگاہ میں تیرا نامۂ اعمال لارہے ہیں جس میں ایک گناہ بھی نہیں۔پس میں ضرور تجھے عزت کا لباس پہناؤں گا اور اپنے دیدار سے تیری آنکھیں ٹھنڈی کروں گا۔" (حکایتیں اور نصیحتیں ص ۱۳۵۔۱۳۶)

خاص اور پسندیدہ بندے

مُبَلِّغِ اِسْلَام لشَّیْخ شُعَیْب حَرِیْفِیْش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

اس حکایت کو نقل کرنے کے بعد نصیحت کے مدنی پھول ارشاد فرماتے ہوئے لکھتے ہیں: خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ ربِّ مجید عَزَّوَجَلَّ کے خاص اور پسندیدہ بندے ہیں۔ مقصود کی طرف

سبقت لینے والے اور رب عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک پاک وصاف ہیں۔ اے دھتکارے ہوئے بدبخت شخص! تیرا کیا بنے گا کہ تو معبودِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرنے کی وجہ سے ان سے جدا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تجھے اپنے نفس پر گریہ وزاری کرنی چاہے اور اس شخص کی طرح آہ وبُکا کرنی چاہیے جسے ربّ کریم عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے دھتکار کر دور کر دیا گیا ہو۔ (حکایتیں اور نصیحتیں ص135.136)

اللہ اکبر! ایک طرف تو ان نفوسِ قدسیہ کا یہ عالم کی چالیس سال تک ان کے نامۂ اعمال میں کوئی گناہ نہیں اور دوسری طرف ہمارا حال کہ کوئی دن، کوئی گھنٹہ بلکہ کوئی ساعت گناہوں سے خالی نہیں ہوتا آہ! صد آہ!

زندگی کی شام ڈھلتی جارہی ہے ہائے نفس!	گرم روز وشب گناہوں کا ہی بس بازار ہے
کوئی ہفتہ، نہ کوئی دن کوئی گھنٹہ تو کیا افسوس	کوئی لمحہ بھی عصیاں سے نہیں خالی گیا ہوگا
نہیں جاتی گناہوں کی شہا! عادت نہیں جاتی	کرم مولی پسِ مُردن نہ جانے میرا کیا ہوگا
ندامت سے گناہوں کا ازالہ کچھ تو ہو جاتا	ہمیں رونا بھی تو آتا نہیں ہائے! ندامت سے

(وسائلِ بخشش)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً وہ سعادت مند ہے جس کی آنکھیں خوفِ خدا سے نکلنے والے آنسوؤں سے تر ہوتی ہیں۔ مزید خوفِ خدا میں رونے کے فضائل ملاحظہ ہوں۔

ہرگز جہنم میں داخل نہیں ہوگا

رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے فرمایا، "جو شخص اللہ تعالیٰ کے خوف سے روتا ہے، وہ ہرگز جہنم میں داخل نہیں ہوگا حتی کہ دودھ (جانور کے) تھن میں واپس آجائے۔" (شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالی، ج۱، ص۴۹۰، رقم الحدیث ۸۰۰)

بخشش کا پروانہ

حضرت سَیِّدُنا انس رضي الله تعالي عنه سے مروی ہے کہ رسول الله صلي الله تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا،" جو شخص اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئے، وہ اس کی بخشش فرما دے گا۔" (کنز العمال،،ج۳،ص۶۳،رقم الحدیث۵۹۰۹)

نجات کیا ہے؟

حضرت سَیِّدُنا عقبہ بن عامر رضي الله تعالي عنه نے عرض کی،"یارسول الله صلي الله تعالی علیہ وسلم! نجات کیا ہے ؟" ارشاد فرمایا،" اپنی زبان کو قابو میں رکھو، تمہارا گھر تمہیں کفایت کرے (یعنی بلاضرورت باہر نہ جاؤ) اور اپنی خطاؤں پر آنسو بہاؤ۔"

(شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ج۱، ص۴۹۲، رقم الحدیث۸۰۵)

بلاحساب جنت میں

ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہ تعالیٰ عَنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی،"یارسول الله صلي الله تعالیٰ علیہ وسلم! کیا آپ کی امت میں سے کوئی بلاحساب بھی جنت میں جائے گا؟"تو فرمایا،" ہاں! وہ شخص جو اپنے گناہوں کو یاد کرکے روئے۔"

(احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء ج۴، ص۲۰۰)

آگ نہ چھوئے گی

حضرت سَیِّدُنا عبد الله بن عباس رضي الله تعالي عنه سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صلي الله تعالي علیہ وسلم نے فرمایا،"دو آنکھوں کو آگ نہ چھوئے گی، ایک وہ جو رات کے اندھیرے میں رب عزوجل کے خوف سے روئے اور دوسری وہ جو راہ خدا عزوجل میں پہرہ دینے کے لئے جاگے۔"

(شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ج۱، ص۴۸۷، رقم الحدیث۷۹۶)

پسندیدہ قطرہ

رسولِ اکرم صلي اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا،"اللہ تعالیٰ کو اس قطرے سے بڑھ کر کوئی قطرہ پسند نہیں جو (آنکھ سے) اس کے خوف سے بہے یا خون کا وہ قطرہ جو اس کی راہ میں بہایا جاتا ہے۔" (احیاء العلوم،کتاب الخوف والرجاء ج ۴، ص ۲۰۰)

مدنی تاجدار ﷺ کی دعا

مدنی تاجدار ﷺ اس طرح دعا مانگتے ،" اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ عَیْنَیْنِ ھَطَالَتَیْنِ تُشْفَیَانِ بِذُرُوْفِ الدَّمْعِ قَبْلَ اَنْ تَصِیْرَ الدُّمُوْعَ دَمًا وَالْاَضْرَاسُ جمرًا۔ ترجمہ:اے اللہ عزوجل! مجھے ایسی دو آنکھیں عطا فرما جو کثرت سے آنسو بہاتی ہوں اور آنسو گرنے سے تسکین دیں،اس سے پہلے کہ آنسو خون بن جائیں اور داڑھیں انگاروں میں بدل جائیں۔" (احیاء العلوم،کتاب الخوف والرجاء ج ۴، ص ۲۰۰)

خوفِ خدا عزوجل میں بہنے والے آنسو

ایک شخص نے تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی:" یارسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم !میں کس چیز کے ذریعے جہنم سے نجات پاسکتا ہوں؟" فرمایا:" اپنی آنکھوں کے آنسوؤں سے۔" عرض کی: "میں اپنی آنکھوں کے آنسوؤں کے ذریعے جہنم سے نجات کیسے پاؤں گا؟" فرمایا: "ان دونوں کے آنسوؤں کو اللہ عزوجل کے خوف سے بہاؤ کیونکہ جو آنکھ اللہ عزوجل کے خوف سے روئے اسے جہنم کا عذاب نہیں ہوگا۔"

(الترغیب والترھیب، کتاب التوبۃ والزھد، الترغیب فی البکاء، الحدیث ۹، ج ۴، ص ۹۸ بتصرّف)

یارب میں تیرے خوف سے روتا رہوں ہر دم	دیوانہ شہنشاہِ مدینہ کا بنا دے

واقعہ (۱۰)

تواضع اور عبرت:

ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں :"میں نے کوہِ صفا کے قریب ایک شخص کو خچر پر سوار دیکھا، کچھ غلام اس کے سامنے سے لوگوں کو دور کر رہے تھے، پھر میں نے اسے بغداد میں اس حالت میں پایا کہ وہ ننگے پاؤں اور حسرت زدہ تھا نیز اس کے بال بھی بہت بڑھے ہوئے تھے، میں نے اس سے پوچھا: "مَافَعَلَ اللّٰهُ بِكَ "اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" تو اس نے جواب دیا:"میں نے ایسی جگہ رفعت چاہی جہاں لوگ عاجزی کرتے ہیں تو اللہ عزوجل نے مجھے ایسی جگہ رسوا کر دیا جہاں لوگ رفعت پاتے ہیں۔"

جہنم میں لے جانے والے اعمال ص ۲۶۲

متکبر اللہ کا محبوب نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تکبر کبیرہ گناہوں میں سے ایک ہے اور یہ ایسی صفتِ رذیلہ وذمیمہ ہے جس کے صاحب کو رب تعالی پسند نہیں فرماتا، جیسا کہ سورہ نحل میں اِرشاد ہوتا ہے: اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِیْنَ ﴿۲۳﴾

ترجمہ کنزالایمان: بے شک وہ مغروروں کو پسند نہیں فرماتا۔(پ۱۴،النحل:۲۳)

اور شَہَنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے:" اللہ عَزَّوَجَلَّ مُتکبرین (یعنی مغروروں) اوراِترا کر چلنے والوں کو ناپسند فرماتا ہے۔" (کنزالعمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، الحدیث:۷۷۲۷، ج۳، ص۲۱۰)

سب سے پہلے تکبر کرنے والا شیطان مردود ابلیس ہے چنانچہ۔

میں اِس سے بہتر ہوں

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی تخلیق (یعنی پیدائش) کے بعد تمام فرشتوں اور اِبلیس (شیطان) کو حکم دیا کہ اِن کو سجدہ کریں تو تمام فرشتوں نے حکمِ خداوندی کی تعمیل میں سجدہ کیا۔ (پ۱،البقرۃ:۳۴) فِرشتوں میں سے سب سے پہلے سجدہ کرنے والے حضرتِ سیّدُنا جبرائیل پھر حضرتِ سیّدُنا میکائیل، حضرتِ سیّدُنا اِسرافیل پھر حضرتِ سیّدُنا عِزرائیل پھر دیگر مقرّب فرشتے (علیہم السلام) تھے۔ (روح البیان، البقرۃ، تحت الآیۃ ۳۴، ج۱، ص۱۰۴) یہ سجدہ جمعہ کے روز وقتِ زَوال سے عَصر تک کیا گیا۔ (تفسیر خزائن العرفان، البقرۃ، تحت الآیۃ ۳۴، ص۱۰۹) مگر اِبلیس نے انکار کر دیا اور تکبُّر کر کے کافِروں میں سے ہو گیا۔ (پ۱، البقرۃ:۳۴) جب ربِّ اعلیٰ عَزَّوَجَلَّ نے اِبلیس سے اُس کے اِنکار کا سبب دریافت فرمایا تو اَکڑ کر کہنے لگا: اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ ؕ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ ﴿۷۶﴾

ترجمہ کنزالایمان: میں اِس سے بہتر ہوں کہ تُو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے پیدا کیا۔ (پ۲۳، سورہ ص ۷۶)

اِس سے اِبلیس کی فاسِد مُراد یہ تھی کہ اگر حضرتِ سیّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام آگ سے پیدا کئے جاتے اور میرے برابر بھی ہوتے جب بھی میں انہیں سجدہ نہ کرتا چہ جائیکہ ان سے بہتر ہو کر اِن کو سجدہ کروں (معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ)۔ اِبلیس کی اِس سرکشی، نافرمانی اور تکبُّر پر اُس کی حسین صورت ختم ہو گئی اور وہ بد شکل رُوسیاہ ہو گیا ، اُس کی نُورانیت سَلْب کر لی گئی۔ (تفسیر خزائن العرفان، ص۸۲۴ ملخصاً)

اللہ ربُّ العزت جَلَّ جَلَالُہ نے اِبلیس کو اپنی بارگاہ سے دُھتکارتے ہوئے اِرشاد فرمایا: قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِیْمٌ ﴿ۚۖ۷۷﴾ وَّ اِنَّ عَلَیْكَ لَعْنَتِیْۤ اِلٰى یَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۷۸﴾

ترجمہ کنزالایمان: تو جنّت سے نکل جا کہ تُو راندھا(لعنت کیا) گیا اور بے شک تجھ پر میری لعنت ہے قیامت تک۔ (پ۲۳، سورہ ص، آیت۷۷۔۷۸)

تکبُّر نے کہیں کا نہ چھوڑا

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ کس طرح تکبُّر کے باعث اِبلیس (یعنی شیطان) کو اپنے اِیمان سے ہاتھ دھونے پڑے! شیطان جس کا نام پہلے عِزازِیل تھا، (الجامع لاحکام القرآن، البقرۃ، تحت الآیۃ ۳۴، ج۱، ص۲۴۶) اِبتدا ہی سے سرکش و نافرمان نہ تھا بلکہ اُس نے ہزاروں سال عبادت کی، جنت کا خزانچی رہا، (الجامع لاحکام القرآن، البقرۃ، تحت الآیۃ ۳۴، ج۱، ص۲۴۷) یہ جِن تھا (پارہ۱۵، الکھف، ۵۰) مگر اپنی عبادت و رِیاضت اور عِلمیّت کے سبب مُعَلِّمُ الملکُوت یعنی فرشتوں کا اُستاذ بن گیا اور اس قدر مقرَّب تھا کہ بارگاہِ خداوندی میں ملائکہ کے پہلو بہ پہلو حاضر ہوتا تھا۔ مگر چند گھڑیوں کے تکبُّر نے اُسے کہیں کا نہ چھوڑا! حکمِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کی وجہ سے اُس کی برسوں کی عبادتیں اکارت (یعنی بے کار) اور ہزاروں سال کی رِیاضتیں پامال ہو گئیں، ذلّت ورُسوائی اُس کا مقدّر بنی، ہمیشہ ہمیشہ کے لئے لعنت کا طوق اُس کے گلے پڑ گیا اور وہ جہنَّم کے دائمی (یعنی ہمیشہ ہمیشہ کے) عذاب کا مستحق ٹھہرا۔ (اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ)

یہ عبرت کی جا ہے

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! ذرا سوچئے کہ تکبُّر کس قدر خطرناک باطِنی مرض ہے جس کی وجہ سے "مُعَلِّمُ الملکُوت یعنی فِرشتوں کے اُستاذ" کا رُتبہ پانے والے اِبلیس (شیطان) نے خدائے رحمن عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کی اور اپنے مقام ومَنصَب سے محروم ہو کر جَہَنَّمی قرار پایا۔ اِبلیس کا یہ اَنجام دیکھ کر جب حضرتِ سیّدُنا جبرئیل ومیکائیل علیہما السلام جیسے مقرّب ومعصوم فرشتے خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے اَشک بار ہو جائیں اور بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں عافیت وسلامتی کی

مُناجات (یعنی دُعائیں) کرنا شروع کر دیں تو ہم جیسے عِصیاں شِعاروں (یعنی گنہگاروں) کو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر سے بدَرَجہ اَولیٰ ڈرنا چاہے!

ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ	میں تھر تھر رہوں کانپتا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش)

تکبُّر کسے کہتے ہیں؟

خُود کو افضل، دوسروں کو حقیر جاننے کا نام تکبُّر ہے۔ چنانچہ رسولِ اکرم نُورِ مجسّم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: "اَلْکِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ یعنی تکبر حق کی مخالفت اور لوگوں کو حقیر جاننے کا نام ہے۔"

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر وبیانہ، الحدیث:۹۱، ص۶۱)

اِمام راغب اِصفہانی علیہ رحمۃ اللہ الغنی لکھتے ہیں: ذٰلِكَ اَن یَّرَی الْاِنْسَانُ نَفْسَہ، اَکْبَرَ مِنْ غَیْرِہٖ یعنی تکبر یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو دوسروں سے افضل سمجھے۔ (المفردات للرّاغب ص۶۹۷) جس کے دل میں تکبُّر پایا جائے اُسے "مُتکبِّر" کہتے ہیں۔

تکبُّر سے بچنے کی فضیلت

مَخزنِ جُودوسخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "جو شخص تکبر، خِیانت اور دَین (یعنی قرض وغیرہ) سے بَری ہو کر مرے گا وہ جنّت میں داخل ہو گا۔" (جامع الترمذی، کتاب السیر، باب ماجاء فی الغلول، الحدیث ۱۵۷۸، ج۳، ص۲۰۸)

تواضع اور عاجزی کی فضیلت

جب آپ پر غرور و تکبر اور خود پسندی کی مذمت، ان کی آفات اور برائیاں ظاہر ہو گئیں تو اب تقاضا اس بات کا ہے کہ تواضع کے فضائل اور اس کے بلند مرتبہ کو بھی بیان کیا

جائے کیونکہ اشیاء کی پہچان ان کی ضدوں ہی سے ہوتی ہے۔لہٰذا اس سلسلے میں ۱۲ روایات ملاحظہ فرمایئے:

(۱) سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:" بے شک اللہ عزوجل نے میری طرف وحی فرمائی کہ تم لوگ اتنی عاجزی اختیار کرو یہاں تک کہ تم میں سے کوئی کسی پر فخر کرے نہ کوئی کسی پر ظلم کرے۔"

(صحیح مسلم، کتاب الجنۃ و نعیمھا، باب صفات التی یعرف بھا، الحدیث: ۷۲۱۰، ص۱۱۷۵)

(۲) شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا، اللہ عزوجل بندے کے عفو ودرگزر کی وجہ سے اس کی عزت میں اضافہ فرما دیتا ہے اور جو شخص اللہ عزوجل کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ عزوجل اسے بلندی عطا فرماتا ہے۔"

(صحیح مسلم، کتاب البر، باب استحباب العفو والتواضع، الحدیث: ۶۵۹۲، ص۱۱۳۰)

(۳) حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کافرمانِ عالیشان ہے:''تواضع بندے کی رفعت میں اضافہ کرتی ہے، لہٰذا تواضع اختیار کرو، اللہ عزوجل تمہیں بلندی عطا فرمائے گا اور درگزر سے کام لینا بندے کی عزت میں اضافہ کرتا ہے لہٰذا عفو ودرگزر سے کام لیا کرو، اللہ عزوجل تمہیں عزت عطا فرمائے گا اور صدقہ مال میں اضافہ کرتا ہے لہٰذا صدقہ دیا کرو اللہ عزوجل تم پر رحم فرمائے گا۔''

(کنزالعمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، باب التواضع، الحدیث: ۵۷۱۶، ج۳، ص۴۸)

(۴) نبی کریم ،رؤف رحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"خوشخبری ہے اس کے لئے جو عیب نہ ہونے کے باوجود تواضع اختیار کرے، سوال کئے بغیر خود کو ذلیل سمجھے، جائز طریقے سے کمایا ہوا مال راہ خدا عزوجل میں خرچ کرے، بے سرو سامان اور مسکین لوگوں پر رحم کرے اور علم وحکمت والے لوگوں سے میل جول رکھے،

خوش بختی ہے اس کے لئے جس کی کمائی پاکیزہ ہو، باطن اچھاہو، ظاہر بزرگی والا ہو اور جولوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے، اور سعادت مندی ہے اس کے لئے جو اپنے علم پر عمل کرے، اپنی ضرورت سے زائد مال کو راہ خدا عزوجل میں خرچ کرے اور فضول گوئی سے رُک جائے۔"

(المعجم الکبیر، الحدیث:۴۶۱۶،ج۵، ص۷۲)

(۵) نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:" جب بندہ تواضع کرتا ہے تو اللہ عزوجل اس کا درجہ ساتویں آسمان تک بلند فرمادیتا ہے۔"

(کنزالعمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، باب التواضع، الحدیث:۵۷۱۷، ج۳، ص۴۹)

(۶) رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے :"جو اللہ عزوجل کے لئے ایک درجہ تواضع اختیار کرتا ہے اللہ عزوجل اسے ایک درجہ بلندی عطا فرماتا ہے یہاں تک کہ اسے عِلِّیِّیْن میں پہنچادیتا ہے۔"

(صحیح ابن حبان، باب التواضع والکبر والعجب، ذکر الاخبار عن وضع اللہ، الحدیث:۵۶۴۹، ج۷، ص۴۷۵)

(۷) حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ "(تواضع کرنے والے کو) اللہ عزوجل اَعْلٰی عِلِّیِّیْن میں پہنچادیتا ہے اور جو اللہ عزوجل پر ایک درجہ (یعنی تھوڑاسا) بھی تکبر کرے اللہ عزوجل اسے ایک درجہ پستی میں گرادیتا ہے یہاں تک کہ اسے اَسْفَلُ السَّافِلِیْن میں پہنچادیتا ہے۔

(المرجع السابق)

(۸) اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "اللہ عزوجل نے میری طرف وحی فرمائی ہے کہ تم لوگ تواضع اختیار کرو اور تم میں سے کوئی دوسرے پر ظلم نہ کرے۔

(سنن ابن ماجہ، ابواب الزھد، باب البرأۃ من الکبر، الحدیث:۴۱۷۹، ص۲۷۳۱،"لاییغی "بدلہ" لایفخر")

(۹)شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"جو اپنے مسلمان بھائی کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ عزوجل اسے بلندی عطا فرماتا ہے اور جو اس پر بلندی چاہتا ہے اللہ عزوجل اسے پستی میں ڈال دیتا ہے۔"

(المعجم الاوسط، الحدیث:۷۱۱۷،ج۵،ص۳۹۰)

(۱۰)دافِعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُودو نوال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"تکبر سے بچتے رہو کیونکہ سفید پوش آدمی بھی متکبر ہو سکتا ہے۔"

(المعجم الاوسط، الحدیث:۵۴۴۳،ج۱،ص۱۶۶)

(۱۱)رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"مجلس میں کم رتبہ والی جگہ پر راضی ہو جانا اللہ عزوجل کے لئے تواضع کرنے میں سے ہے۔"

(المعجم الکبیر، الحدیث: ۲۰۵،ج۱،ص۱۱۴)

(۱۲)خاتَمُ الْمُرسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"تواضع اختیار کرو اور مسکینوں کے ساتھ بیٹھا کرو اللہ عزوجل کے بڑے مرتبہ والے بندے بن جاؤ گے اور تکبر سے بھی بَری ہو جاؤ گے۔"

(کنزالعمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، الحدیث:۵۷۲۲،ج۳،ص۴۹)

ہمارے اسلاف رحمہم اللہ تعالی عاجزی و انکساری کے پیکر ہوا کرتے تھے چنانچہ اس ضمن میں دو حکایت پیشِ خدمت ہیں۔

حضرت خواجہ شیخ بہاؤالحق کی عاجزی وانکساری

حضرت خواجہ شیخ بہاؤالحق والدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے امام ہیں۔ آپ سے کسی نے عرض کی کہ حضرت تمام اولیاء سے کرامتیں ظاہر ہوتی ہیں،

حضور سے بھی کوئی کرامت دیکھیں !فرمایا:" اس سے بڑی اور کیا کرامت ہے کہ اتنا بڑا بھاری بوجھ گناہوں کا سر پر ہے اور زمین میں دھنس نہیں جاتا۔" ملفوظاتِ اعلی حضرت ص ۴۴۳

کمال کی عاجزی

حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک شاگرد کا بیان ہے، ایک مرتبہ میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھ سے پوچھا: "کیسے آنا ہوا؟" میں نے عرض کی: "زیارت کے لئے حاضر ہوا ہوں۔" تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: تم مجھ سے ملنے آئے یہ اچھی بات ہے مگر یہ تو دیکھو کہ تمہارا یہ کام میرے لئے کتنا نقصان دہ ہے جب مجھ سے یہ کہا جائے گا:" تُو کون ہوتا ہے کہ تیری زیارت کی جاتی، کیاتُو عبادت گزار تھا؟ کیاتُو دنیامیں زہد اختیار کرنے والوں میں سے تھا؟" پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے نفس کو ڈانٹتے ہوئے فرمانے لگے: "جوانی میں توتُو بدکار تھا،اُدھیڑ عمری میں دھوکے باز ہوگیا اور جب بوڑھاہو اتو ریاکار بن گیا، خدا عزوجل کی قسم! ریاکار فاسق سے بھی بدتر ہے۔" پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دعا مانگنے لگے:" اے زمین وآسمان کے خدا عزوجل! اپنی طرف سے مجھے ایسی رحمت عطا فرما جو میری جوانی کی اصلاح کر دے اور مجھے ہر برائی سے بچالے اور صالحین کے بلند مقامات میں میرا ٹھکانا بلند کر دے۔" آنسوؤں کا دریا ص ۲۰۳

(اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور.. اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صلي اللہ علیہ وسلم)

درہم کس کا ہے؟

ایک روایت میں ہے کہ حضرت احنف بن قیس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک شخص کو دیکھا جس کے ہاتھ میں درہم تھا انہوں نے پوچھا یہ درہم کس کا ہے؟ اس نے کہا میرا ہے انہوں نے فرمایا اس وقت ہو گا جب تیرے ہاتھ سے نکل جائے گا۔

(اِحیاءعلوم الدین، کتاب ذم البخل وذم حب المال، بیان فضیلۃ السخاء، الآثار، ج۳، ص ۳۳۰)

واقعہ (۱۱)

شبِ قدر فرشتے جھنڈے لے کر اُترتے ہیں:

حضرتِ سیّدُنا ابوہریرہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافِعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُودو نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمانِ جنت نشان ہے: "جب شبِ قدر آتی ہے تو سِدرۃُ المنتہٰی میں رہنے والے فرشتے اپنے ساتھ چار جھنڈے لے کر اُترتے ہیں۔ حضرت جبرائیل (علیہ السلام) بھی ان کے ساتھ ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک جھنڈا میرے دفن کی جگہ پر، ایک طورِ سینا پر، ایک مسجدِ حرام پر اور ایک بیتُ المقدّس پر نصب کرتے ہیں، پھر وہ ہر مؤمن اور مؤمنہ کے گھر داخل ہو کر انہیں سلام کہتے ہیں :"اے مؤمن مرد اور عورت ! اللہ عزّوَجلّ تمہیں سلام بھیجتا ہے۔" (تفسیر قرطبی ،سورۃ القدر، تحت الآیۃ۵، الجزء العشرون، ج10، ص۹۷) اور جب فجر طلوع ہوتی ہے تو سب سے پہلے حضرتِ جبرائیل (علیہ السلام) زمین وآسماں کے درمیان بلندی پر چلے جاتے ہیں اور اپنے بازو پھیلا دیتے ہیں۔ اور سورج بغیر شعاعوں کے طلوع ہوتا ہے، پھر جبرائیلِ امین (علیہ السلام) فرشتوں کو ایک ایک کرکے بلاتے ہیں اور فرشتوں کا نور اور جبرائیل کے پروں کا نور اکٹھا ہو جاتا ہے اور بغیر شعاعوں کے دُودھیا سورج طلوع ہوتا ہے پس جبرائیلِ امین اور دیگر فرشتے مؤمنین ومؤمنات کے لئے دعائے مغفرت کرنے کے لئے زمین وآسماں کے درمیان ٹھہر جاتے ہیں۔ جب شام ہوتی ہے تو آسمانِ دنیا پر جاتے ہیں تو آسمان کے فرشتے ان سے پوچھتے ہیں:"ہمارے قابل احترام فرشتوں کو مرحبا! کہاں سے آرہے ہو؟" تو یہ کہتے ہیں: "

ہم امتِ محمدیہ (علٰی صاحبہا الصلٰوۃ والسلام) کے پاس سے آرہے ہیں۔" آسمانِ دنیا کے فرشتے پوچھتے ہیں: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِہِمۡ ؟ "اللہ عزَّوَجَلَّ نے ان کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا ہے؟" تو وہ جواب دیتے ہیں: "امتِ محمدیہ (علٰی صاحبہا الصلٰوۃ والسلام) کے نیک لوگوں کو بخش دیا گیا اور گنہگاروں کے حق میں اُن کی شفاعت قبول کر لی گئی۔" تو وہ فرشتے صبح تک اس نعمت کے شکر میں اللہ عزَّوَجَلَّ کی تسبیح و تحمید اور پاکی بیان کرتے رہتے ہیں جو اس نے امتِ محمدیہ (علٰی صاحبہا الصلٰوۃ والسلام) کو عطا فرمائی۔ پھر آسمانِ دنیا کے فرشتے اُن سے ایک ایک مرد و عورت کے متعلق پوچھتے ہوئے کہتے ہیں: "فلاں مرد نے کیا کیا؟ فلاں عورت نے کیا کیا؟" تو وہ کہتے ہیں: "ہم نے فلاں شخص کو گذشتہ سال عبادت کرتے ہوئے پایا تھا اور اس سال بدعت پر عمل کرتے پایا۔" تو آسمانِ دنیا کے فرشتے اس کے لئے استغفار کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ پھر وہ کہتے ہیں: "گذشتہ سال ہم نے فلاں شخص کو بدعتی پایا تھا مگر اس سال عبادت کرتے ہوئے پا یا۔" تو فرشتے اس کے لئے دعا و استغفار کرنے لگتے ہیں۔ پھر کہتے ہیں: "ہم نے دیکھا کہ کوئی ذِکرِ الٰہی کر رہا ہے، کوئی رکوع میں ہے، کوئی سجدے میں ہے، کوئی تلاوتِ قرآن میں مگن ہے اور کوئی رو رہا ہے۔" تو فرشتے ان کے لئے بھی دعا و استغفار شروع کر دیتے ہیں۔

پھر وہ دوسرے آسمان کی طرف جاتے ہیں اور اس طرح وہ ہر آسمان میں ایک دن رات امت محمدیہ کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اپنے قیام کی جگہ سدرۃ المنتہٰی میں پہنچ جاتے ہیں۔ سدرۃ المنتہٰی ان سے پوچھتا ہے: "آج کل کہاں غائب ہو؟" تو وہ کہتے ہیں: "ہم شبِ قدر میں اللہ عزَّوَجَلَّ کی رحمت کے نزول کے وقت اہلِ زمین کے پاس تھے۔" سدرۃ المنتہٰی کہتا ہے: "رب عَزَّوَجَلَّ نے ان کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" کہتے ہیں: "نیکوں کو بخش دیا گیا اور بروں کے حق میں ان کی شفاعت قبول کر لی گئی۔" تو سدرۃ المنتہٰی خوشی سے جھُومنے لگتا ہے اور اللہ عزَّوَجَلَّ کی تسبیح اور ہر عیب سے اس کی پاکی بیان کرتا ہے، اور اس پر شکر کرتا ہے جو اللہ عزَّوَجَلَّ نے امتِ محمدیہ (علٰی صاحبہا الصلٰوۃ والسلام) کو عطا

فرمایا۔ تو جنت الماویٰ جھانک کر پوچھتی ہے: "اے سدرۃ المنتہیٰ! کیوں جھوم رہا ہے؟'' وہ جواب دیتاہے:" مجھے میرے رہنے والوں نے حضرتِ جبرائیل علیہ السلام کے حوالے سے خبر دی ہے کہ اللہ عزّوَجَلَّ نے امتِ محمدیہ علٰی صاحبہاالصلٰوۃ والسلام کو بخش دیااور بروں کے حق میں نیکوں کی شفاعت قبول فرمالی ہے۔"تو جنت الماویٰ بلند آواز سے اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید اور تقدیس کرتی ہے، اور اس پر شکر ادا کرتی ہے جو اللہ عزّوَجَلَّ نے اس امت کو عطا فرمایا۔

جب "جنتِ نعیم" سنتی ہے تو جھانک کر پوچھتی ہے:" اے جنتُ الماویٰ! کیاہوا؟ " تو وہ کہتی ہے:"مجھے سدرۃُ المنتہیٰ نے اپنے رہنے والوں کے حوالے سے حضرتِ جبرائیل علیہ السلام سے سن کر خبر دی ہے کہ "اللہ عزّوَجَلَّ نے امتِ محمدیہ علی صاحبہاالصلٰوۃ والسلام کو بخش دیااور گنہگاروں کے حق میں نیکوں کی شفاعت قبول فرمالی ہے۔" تو جنتِ نعیم بھی اسی طرح پکارتی ہے پھر جنتِ عدن، پھراس سے کرسی سنتی ہے تواسی طرح کہتی ہے پھر عرش سنتا ہے تو پوچھتاہے: "اے کرسی کیا ہوا؟" تو کرسی کہتی ہے: "مجھے جنتِ عدن نے جنتِ نعیم کے حوالے سے، جنتُ الماویٰ سے سن کر کہ اس نے سِدرۃُ المنتہیٰ سے، اس نے اپنے رہنے والوں سے، انہوں نے حضرتِ جبرائیل (علیہ السلام) سے سن کر خبر دی کہ اللہ عزّوَجَلَّ نے امتِ محمدیہ (علٰی صاحبہاالصلٰوۃ والسلام) کو بخش دیا اور نافرمانوں کے حق میں نیکوں کی شفاعت قبول فرمالی ہے۔" یہ سن کر عرش بھی خوشی سے جھومنے لگتاہے تو اللہ عزّوَجَلَّ پوچھتا ہے: "کیاہوا؟"حالانکہ وہ جانتاہے۔ عرش کہتاہے:"یارب عَزَّوَجَلَّ! مجھے کرسی نے حضرتِ جبرائیل علیہ السلام کے حوالے سے خبر دی کہ تونے امتِ محمدیہ علٰی صاحبہاالصلٰوۃ والسلام کو بخش دیااور بروں کے حق میں نیکوں کی شفاعت قبول فرمالی ہے۔" تو اللہ عزّوَجَلَّ فرماتا ہے جبرائیل نے سچ کہا، سدرۃُ المنتہیٰ نے سچ کہا، جنت الماویٰ نے سچ کہا، جنت نعیم، جنت عدن، کرسی اوراے عرش! تونے بھی سچ کہا۔ میں نے امتِ محمدیہ (علٰی صاحبہاالصلٰوۃ والسلام) کے

لئے وہ اجر وثواب تیار کیا ہے جو نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی کے دل میں اس کا خیال گزرا۔"

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھو! اللہ عزَّوَجَلَّ نے تم پر اپنا خاص انعام و اکرام فرمایا اور بغیر کسی بدلے کے بڑی بڑی نعمتیں عطا فرمائیں اور اپنے محبوب، نبیٔ رحمت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم سے نوازا اور ان کی برکت سے ہلاکت سے بچایا اور گناہگاروں کو بخش کر نیکوں میں شامل فرمایا اور ہدایت عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے! اپنی زندگی کے ایام میں رحمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ حاصل کرنے کی کوشش کرو کیونکہ موت کے فرشتے نے کُوچ کا اعلان کر دیا ہے اور شبِ قدر کو غنیمت جانو، شاید! تم سعادت مندوں کے گروہ میں شامل ہو جاؤ اس لئے کہ یہ رات زمانے کی تمام راتوں سے افضل ہے اور ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو بھی اس رات میں دعا کرتا ہے اللہ عزَّوَجَلَّ اس کی دعا قبول فرماتا اور اس کی آرزو اور مقصد پورا فرماتا ہے۔ جو بھی کچھ مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو عطا کرتا اور اس پر فضل و کرم فرماتا ہے۔ جس نے شبِ قدر کو عبادت میں گزارا وہ کامیاب ہو گیا۔ کتنا سعادت مند ہے وہ شخص جس نے اس کو دیکھ لیا بلاشبہ اس نے قابل فخر بھلائی کو پا لیا۔ صحیح سند کے ساتھ مروی ہے کہ شبِ قدر طاق راتوں میں تلاش کی جاتی ہے پس اسے طاق راتوں میں تلاش کرو تو کامیاب ہو جاؤ گے۔

اے سیدھی راہ سے بھٹکنے والے! کیا تو ہلاکت کے انجام سے نہیں ڈرتا؟ کیا موت کی آواز نہیں سنتا؟ کیا تو اب بھی سیدھے راستے کا سوال نہیں کرے گا؟ کیا تو شبِ قدر کو غنیمت نہیں سمجھتا جو تیرے دل سے زنگ کو دُور کر دے۔

اے اللہ عزَّوَجَلَّ! سوالی تیری رحمت کے دروازے پر کھڑے ہیں اور فقراء تیری بارگاہ میں حاضر ہیں اور مساکین کا سفینہ تیرے بحرِ کرم کے ساحل پر کھڑا ہے جو تیری وسیع رحمت کی اُمید رکھتے ہیں۔ یا الٰہ العالمین عَزَّوَجَلَّ! اس مہینے اگر تو صرف ان لوگوں کی ہی عزت بلند کرے گا جنہوں نے تیری رضا کے لئے روزے رکھے اور قیام کیا تو گناہوں کے

سمندر میں غرق لوگ کہاں جائیں گے ؟اگر تو صرف اطاعت کرنے والوں پر رحم فرمائے گا تو نافرمانوں کا کیا بنے گا؟ اگر تو صرف نیکوں کو قبول فرمائے گا تو نافرمانوں کو کون سہارا دے گا؟ یا الٰہی عَزَّوَجَلَّ !روزے دار کامیاب ہو گئے ،راتوں کو قیام کرنے والے کامیابی کی چوٹی پر پہنچ گئے اور اخلاص والے نجات پا گئے ،یا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْن عَزَّوَجَلَّ ! ہم تیرے گنہگار بندے ہیں، ہم پر رحم فرما اور ہمیں اپنے فضل و احسان سے نواز دے اور ہم سب کو اپنی رحمت کے ذریعے بخش دے۔(آمین) (حکایتیں اور نصیحتیں ص ۱۰۵۔۱۰۶۔۱۰۷)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَاوَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جی ہاں یہ تذکرہ اسی امت کا ہو رہا ہے جس کی افضلیت پر قرآن ناطق ہے جیسے کہ پارہ ۴سورہ آل عمران کی آیت ۱۱۰میں فرمانِ باری تعالی ہے۔

کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ

ترجمہ کنزالایمان: تم بہتر ہو اُن سب اُمتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور بُرائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

شانِ نزول

اس آیتِ پاک کا شانِ نزول بیان کرتے ہوئے صدر الافاضل نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی تفسیر خزائن العرفان میں لکھتے ہیں: یہودیوں میں سے مالک بن صیف اور وہب بن یہودا نے حضرت عبد اللہ بن مسعود وغیرہ اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا ہم تم سے افضل ہیں اور ہمارا دین تمہارے دین سے بہتر ہے جس کی تم ہمیں دعوت دیتے ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی ترمذی کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ میری امت کو گمراہی پر جمع نہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ کا دست رحمت جماعت پر ہے جو جماعت سے جدا ہوا دوزخ میں گیا۔

شبِ قدر کا تذکرہ قرآن میں

اور شبِ قدر کی برکتوں اور عظمتوں کے کیا کہنے کہ ربِّ کریم نے قرآنِ عظیم کے پارہ ۳۰ میں اس کے متعلق ایک پوری سورت نازل فرمائی ہے جس کا نام ہی سورہ قدر ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿﴾ اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃِ الۡقَدۡرِ ﴿۱﴾ بے شک ہم نے اسے شب قدر میں اتارا۔

وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ ﴿۲﴾ اور تم نے کیا جانا کیا شب قدر۔

لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ ۬ۙ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَہۡرٍ ﴿۳﴾ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر۔

تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ وَ الرُّوۡحُ فِیۡہَا بِاِذۡنِ رَبِّہِمۡ ۚ مِنۡ کُلِّ اَمۡرٍ ﴿۴﴾

اس میں فرشتے اور جبریل اترتے ہیں اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لئے۔

سَلٰمٌ ۟ہِیَ حَتّٰی مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ ﴿۵﴾ وہ سلامتی ہے صبح چمکنے تک۔

حضرتِ سیّدُنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: "اللہ عزَّوَجَلَّ نے لوحِ محفوظ سے بیتُ العزّت کی طرف ایک ہی دفعہ پورا قرآنِ حکیم ماہِ رمضان، شبِ قدر میں نازل فرمایا۔"مفسرینِ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:"بیت العزت آسمانِ دنیا میں ہے۔"(حکایتیں اور نصیحتیں ص ۱۰۰)

شبِ قدر اس امت محمدیہ کی خصوصیات سے ہے

مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ المنان مراۃ شرح مشکوۃ کے جلد ۳۔باب لیلۃ القدر۔ص ۳۱۰ میں فرماتے ہیں:

شبِ قدر اس امت محمدیہ کی خصوصیات سے ہے ہم سے پہلے کسی کو نہ ملی۔قدر کے معنے ہیں اندازہ لگانا،عزت وعظمت و تنگی،چونکہ اس رات میں سال بھر کے ہونے والے واقعات فرشتوں کے صحیفوں میں لکھ کر انہیں دے دیئے جاتے ہیں،ملک الموت کو سال بھر میں مرنے والوں کی فہرست مل جاتی ہے،حضرت میکائیل کو تقسیم رزق کی فہرست عطاہوتی ہے،رب تعالٰی فرماتا ہے:"فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ"۔نیز اس رات میں اتنے فرشتے زمین پر اترتے ہیں کہ زمین تنگ ہوجاتی ہے،ارشاد باری تعالٰی ہے:"تَنَزَّلُ الْمَلَآئِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا"اس لیے اسے لیلۃ القدر کہتے ہیں،نیز اس رات کی عزت وعظمت بہت زیادہ ہے،اس شب میں عبادت کرنے والا رب تعالٰی کے ہاں عزت پاتا ہے لہذا اسے لیلۃ القدر کہتے ہیں ۔اس میں بہت اختلاف ہے کہ یہ رات کب ہوتی ہے۔بعض کے خیال میں یہ مقرر نہیں کسی سال کسی مہینہ اور کسی تاریخ میں،دوسرے سال کسی مہینہ اور تاریخ میں،بعض کا خیال ہے کہ رمضان شریف میں ہوتی ہے مگر تاریخ مقرر نہیں،بعض کے خیال میں رمضان کے آخری عشرہ میں ہے،بعض کہتے ہیں کہ اس عشرہ کی طاق تاریخوں میں ہے اکیسویں تئیسویں وغیرہ مگر زیادہ قوی قول یہ ہے کہ ان شاءاللہ شب قدر ہمیشہ ستائیسویں رمضان کی شب ہے کیونکہ لیلۃ القدر میں ۹ حرف ہیں،یہ لفظ سورۂ قدر میں تین جگہ ارشاد ہوا ہے تو تیہ ستائیس ہوتے ہیں،نیز سورۂ قدر میں تیس حرف ہیں جن میں سے ستائیسواں حرف ہے "ھی"یہ ضمیر لیلۃ القدر کی طرف لوٹتی ہے۔ (مراۃ شرح مشکوۃ کے جلد ۳۔باب لیلۃ القدر۔ص ۳۱۰)

ماہِ رمضان اور شب قدر کے بارے میں مزید جاننے کے لئے شیخ طریقت امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کی مایہ ناز تصنیف فیضانِ سنت جلد اوّل کا باب فیضانِ رمضان ملاحظہ فرمایئے۔

واقعہ (۱۲)

مقامِ فنا:

حضرتِ سیّدُنا ابو بکر شبلی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ میں نے ایک پہاڑ پر ریحانہ عابدہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کو یہ شعر پڑھتے سنا:

اَحْضَرْتَنِیْ فِیْكَ وَلٰكِنْ غَیْبَتِیْ فِیْ التَّجَلِّی

ترجمہ: (اے میرے رب!) تو نے مجھے اپنی بارگاہ میں حضوری عطا فرمائی مگر میں تیری تجلیات میں گم ہوگئی۔

میں نے اسے دائیں بائیں تلاش کیا تو نظر آئی میں نے سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا۔ میں نے کہا: "اے ریحانہ!" اس نے جواب دیا: "اے شبلی (علیہ رحمۃ اللہ القوی) ! میں حاضر ہوں۔" میں نے پوچھا: "کس کو ڈھونڈ رہی ہو؟" تو اس نے جواب دیا: "ریحانہ کو۔" میں نے حیران ہو کر اس سے پوچھا: "کیا تو ریحانہ نہیں؟" اس نے جواب دیا: " اے شبلی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) ! کیوں نہیں، مگر جب سے مجھے اللہ عزَّوَجَلَّ کا قرب ملا ہے میں قید ہوگئی ہوں اور مجھے یہ بھی خبر نہیں کہ میں کہاں ہوں؟ میں اپنے آپ سے غائب ہو چکی اور اپنے آپ کو بھول چکی ہوں، اور اب مسافروں سے اپنے متعلق پوچھتی رہتی ہوں مگر میں نے کوئی شخص ایسا نہ پایا جو مجھے میرے بارے میں بتادے۔" یہ سن کر میں نے اُسے کہا: "اب میں بھی تیری طرف رجوع کرتا ہوں کیونکہ تجھ پر نشانیاں ظاہر ہو چکی ہیں۔" تو وہ کہنے لگی: "اے شبلی (علیہ رحمۃ اللہ القوی)! میں نے اس سلسلے میں اپنے عناصر سے پوچھا تو کسی کو اپنا مددگار نہ پایا۔ میں نے حواس سے پوچھا تو ان کو بغیر جامِ محبت پیئے مدہوش پایا۔ اپنی فہم سے پوچھا تو اس نے وہم کی طرف میری رہنمائی کی۔ میں نے اپنے راز سے پوچھا تو اس نے کہا میں نہیں

جانتا۔میں نے دل سے پوچھا تواس نے بھی مجھے میری مراد تک نہ پہنچایا۔ اپنے قلب سے پوچھاتووہ گہری سوچ میں ڈوب گیاپھر کہنے لگا: مجھے اجازت نہیں، میں نہ تو بتاسکتاہوں اور نہ ہی ظاہر کرسکتاہوں۔"

پھر ریحانہ عابدہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کہنے لگی: "اے شبلی (علیہ رحمۃ اللہ القوی)!میں نے ہر زندہ سے کہا کہ مجھے میری ذات تک پہنچادے اور مجھ پر میری رہنمائی کردے لیکن کوئی بھی میری باتیں نہ سمجھ سکا،اے شبلی(علیہ رحمۃ اللہ القوی)! اگر تجھے میرا ٹھکانہ معلوم ہے تو میرے ترجمان کو اِدھر لے آ۔" میں نے اسے کہا:"تیرا ٹھکانہ رحیم و رحمن عَزَّوَجَلَّ کے قُرب میں ہے۔"یہ سنتے ہی اس نے ایک چیخ ماری اوراس کے بعد لمبا سانس لیا۔میں نے اسے حرکت دی تو اس کی روح قَفَسِ عُنصُری سے پرواز کرچکی تھی۔ میں نے اسے ایک چٹان کے سہارے لٹایا اور خود اس امید پر وسیع وعریض میدان میں چلا گیاتاکہ کوئی ایسا شخص پاؤں جو اس کی تجہیز وتکفین پر میری مدد کرے مگر مجھے کوئی نہ ملا۔ میں واپس آیاتواس کا کچھ پتہ نہ چلا کہ کہاں گئی۔ہاں!میں نے وہاں ایک نور دیکھاجو شعاعیں دے رہا تھااور بجلی چمک رہی تھی۔میں دل میں کہنے لگا: کاش!میں جان لیتاکہ اس نیک بندی کے ساتھ کیاہواتو مجھے ندادی گئی: "اے شبلی! ہم جس کواس کی زندگی میں اس سے لے لیتے ہیں تو موت کے بعد بھی اسے لوگوں کی آنکھوں سے چھپادیتے ہیں۔"

حضرتِ سیِّدُنا شبلی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، میں نے اسی رات اس کو خواب میں دیکھااور پوچھا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تیرے ساتھ کیامعاملہ فرمایا؟" اس نے جواب دیا: "اے نوجوان! قید ختم ہوگئی،میں نے اپنی مراد اور نعمتیں پالیں اور میرا مقصد پوراہو گیا۔اگر تم بھی ہمیشہ کی عزت چاہتے ہو تو میری طرح موت کو گلے لگالو۔"

(حکایتیں اور نصیحتیں ص170.171)

پارساخواتین کی شان

پارساخواتین کی شان میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰہُ ط

ترجمۂ کنزالایمان: تو نیک بخت عورتیں ادب والیاں ہیں، خاوند کے پیچھے حفاظت رکھتی ہیں جس طرح اللہ نے حفاظت کا حکم دیا۔ (پ5،النسآء:34)

حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: "فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ" سے مراد فرمانبردار خواتین ہیں۔ اور "حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ" سے مراد اپنے شوہر کی عدم موجودگی میں اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والیاں ہیں۔"ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مراد شوہر کے راز کی اس طرح حفاظت کرنے والیاں ہیں جس طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حفاظت کا حکم دیا۔ (تفسیر بغوی، النسآء، تحت الآیۃ ۳۴، ج۱، ص ۳۳۵، بدون لفظ "ابن عباس")

اللہ کی ایک نیک بندی کی حکایت

عبادت گزار اللہ کی ایک نیک بندی کی حکایت ملاحظہ فرمایئے

منقول ہے کہ " ایک صالح شخص نے جنگل میں کسی لڑکی کو تنہا لنگڑا کر چلتے ہوئے دیکھاتو پوچھا: " کہاں سے آئی ہو؟"اس نے جواب دیا:"محبوب کے پاس سے۔"پھر پوچھا:"کہاں جاناہے ؟"جواب ملا:"محبوب کے پاس۔"اس نیک شخص نے پوچھا: " اس جنگل میں تنہا چلتے ہوئے تمہیں وحشت محسوس نہیں ہوتی ؟" تو اس لڑکی نے بلند آواز سے اس آیتِ مبارکہ کی تلاوت کی:

یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَ مَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَ مَا یَعْرُجُ فِیْهَا ط وَ هُوَ مَعَكُمْ اَیْنَ مَا كُنْتُمْ ط وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ۔

ترجمۂ کنزالایمان: جانتا ہے جو زمین کے اندر جاتا ہے اور جو اس سے باہر نکلتا ہے اور جو آسمان سے اترتا ہے اور جو اس میں چڑھتا اور وہ تمہارے ساتھ ہے تم کہیں ہو اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔(پ27،الحدید:4)

پھر اس نے اس آدمی کو مخاطب کر کے کہا: "بہادر نوجوان! جس شخص نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُنسیت حاصل کر لی وہ دوسروں سے وحشت محسوس کرتا ہے اور جو رضا کا طالب ہے تو وہ اس کے فیصلے پر صبر کرتا ہے۔" (حکایتیں اور نصیحتیں ص۵۵۹۔۵۶۰)

حکمت کیا ہے؟

حکمت کیا ہے؟ اس کے متعلق مختلف اقوال ملتے ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں کہ ''حکمت'' عقل و فہم کو کہتے ہیں اور بعض نے کہا کہ ''حکمت'' معرفت اور اصابت فی الامور کا نام ہے۔ اور بعض کے نزدیک حکمت ایک ایسی شے ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کے دل میں یہ رکھ دیتا ہے اس کا دل روشن ہو جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت لقمان کو نیند کی حالت میں اچانک حکمت عطا فرما دی تھی۔ بہر حال نبوت کی طرح حکمت بھی ایک وہبی چیز ہے، کوئی شخص اپنی جد و جہد اور کسب سے حکمت حاصل نہیں کر سکتا۔ جس طرح کہ بغیر خدا کے عطا کئے کوئی شخص اپنی کوششوں سے نبوت نہیں پا سکتا۔ یہ اور بات ہے کہ نبوت کا درجہ حکمت کے مرتبے سے بہت اعلیٰ اور بلند تر ہے۔

(تفسیر روح البیان، ج۷، ص ۷۴۔۷۵، (ملخصاً) پ۲۱، لقمان:۱۱)
(عجائب القرآن مع غرائب القرآن ص ۳۵۳۔۳۵۴)

ماخوذ از اسلامی احکامات کی حکمتیں حصہ اوّل موضوع عقائد کی حکمتیں

پیش کش: مکتبۃ السُنۃ(آگرہ)

واقعہ (۱۳)

امرد کو دیکھنے کی نحوست

حضرت سیِّدُنا ابو بکر کتّانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "میں نے ایک دوست کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: "مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا۔"تواس نے جواب دیا:" میرے گناہ میرے سامنے لا کر پوچھا گیا: "تُونے یہ گناہ کیا تھا؟" میں نے عرض کی:"جی ہاں۔" پھر پوچھا گیا:"کیاتُونے فلاں فلاں گناہ بھی کیا تھا؟"میں نے پھر اقرار کرلیا۔ لیکن جب تیسری بار پوچھا گیا کہ کیاتُونے فلاں گناہ بھی کیا تھا۔؟تو مجھے اس کا اقرار کرنے سے بہت شرمساری ہوئی۔"آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میں نے اپنے دوست سے پوچھا:"وہ گناہ کیا تھا؟"بولا:"میرے قریب سے ایک خوبصورت لڑکا گزراتو میں نے اس کی طرف دیکھ لیا، جس کی سبب مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سامنے ستر سال کھڑا رکھا گیااور اس گناہ سے شرمندگی کی وجہ سے پسینہ بہتارہا، پھر اس نے اپنے فضل سے مجھے معاف فرمادیا۔" (حکایتیں اور نصیحتیں ص ۷۴۲)

واقعہ (۱۴)

خوبصورت شخص کو دیکھنے کا وبال

حضرت سیِّدُنا ابو عبد اللہ زراد علیہ رحمۃ اللہ الجواد کو خواب میں دیکھ کر پوچھا گیا: "مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟"توانہوں نے

فرمایا:"میں نے تمام گناہوں کا اقرار کیااوراللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں بخش دیاسوائے ایک گناہ کے کہ مجھے اس کا اقرار کرنے سے حیاء آئی اور مجھے پسینے میں کھڑا کردیا گیا یہاں تک کہ میرے چہرے کا گوشت جھڑ گیا۔"ان سے عرض کی گئی: "وہ گناہ کیا تھا؟"توانہوں نے فرمایا:"میں نے ایک خوبصورت شخص کو دیکھا تھا۔"حکایتیں اور نصیحتیں ص ۲۴۸

شہوت پرستی کے مختلف انداز

میرے شیخِ طریقت قبلہ امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے قومِ لوط کی تباہ کاریاں کے صفحہ ۱۵ تا ۱۷ میں فرماتے ہیں: اے بروزِ قیامت شہنشاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مسکراتی نور برساتی حسین صورت دیکھنے کے آرزومند عاشقانِ رسول! غور تو کیجئے! جب بلا نظرِ شہوت دیکھنے کا انجام اس قدر ہولناک ہے تو پھر شہوت کے ساتھ امرد کو دیکھنا،اس کی مسکراہٹ سے لطف اندوز ہونا،بلکہ خود اس کے سامنے گندی لذّت کے ساتھ اس لئے مسکرانا تاکہ وہ بھی مسکرائے،یہ کس قدر تباہ کن ہو گا! نیز امرد کے ساتھ مزید یہ کام بھی شہوت کے ساتھ کرنا حرام ہیں۔اس سے دوستی اور ہنسی مذاق کرنا،اس کو چھیڑ کر،غصہ دلا کر اس کے اضطراب یعنی بے چینی سے گندا مزا حاصل کرنا،اس کو آگے یا پیچھے اسکوٹر پر سوار کرنا،اس سے لپٹنا،اس سے ہاتھ ملانا،گلے ملنا،اس سے اپنا جسم ٹکرانا اس سے اپنا سر،پاؤں یا کمر وغیرہ دبوانا،مرض وغیرہ میں اٹھتے بیٹھتے یا چلتے ہوئے اس کے ہاتھ کا سہارا لینا،اس کو تیمارداری کے لئے رکھنا،اس کو اپنے یہاں ملازم رکھنا،مذاق میں اس کو دبوچ کر گرانا،اس کا ہاتھ پکڑ کر یا اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کے چلنا ،اجتماع وغیرہ میں اس کے قریب بیٹھنا،اس کے پاس بیٹھ کر اس کی ران پر اپنا گھٹنا رکھنا یا اس کا گھٹنا اپنی ران پر رہنے دینا،معاذ اللہ مسجد کے اندر نمازِ باجماعت میں اس سے کندھا چپکا کر کھڑا ہونا،وغیرہ وغیرہ۔

مسئلہ: جماعت میں اس طرح کھڑا ہونا واجب ہے کہ کندھے سے کندھا چھل رہا ہو یعنی ایک کا کندھا دوسرے کے کندھے سے خوب ملا ہوا ہو البتہ برابر میں امرد کھڑا ہو اور کندھا ملا کر کھڑے ہونے سے شہوت آتی ہو تو وہاں سے ہٹ جائے ورنہ گنہگار ہو گا۔

بوسہ لینے کا عذاب

منقول ہے کہ جو کسی لڑکے کا (شہوت کے ساتھ) بوسہ لے گا وہ پانچ سو سال جہنم کی آگ میں جلایا جائے گا۔ مکاشفۃ القلوب ص ۷۶

اے عذابِ نار کی سہار نہ رکھنے والے زار و نزار! اگر کبھی امرد کے تعلق سے بدنگاہی یا بوسہ بازی وغیرہ کسی طرح کا بھی گناہ کر بیٹھے ہیں تو خوفِ خدا سے لرز اٹھئے اور گھبرا کر اللہ تعالی کی بارگاہ میں رجوع کر لیجئے، سچی پکی توبہ کر کے اس طرح کے بلکہ ہر طرح کے گناہوں سے آئندہ بچنے کا عزمِ مصمم کر لیجئے۔ خبردار! امرد کی دوستی سے باز رہنے کی تلقین کرنے والے خیر خواہ پر ناراض مت ہوں، شیطان کے اکسانے پر، تاؤ میں آکر، بل کھا کر ناصح کو دلائل میں الجھا کر، اس پر اپنی پارسائی کا سکہ جما کر ہو سکتا ہے کہ چند روزہ زندگی میں آپ رسوائی سے بچ بھی جائیں، مگر یاد رکھئے! ربِ ذوالجلال دلوں کے احوال سے باخبر ہے۔

وَاللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرٌ ﴿۲۳۴﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔ (پارہ ۲۔البقرہ ۲۳۴)

چھپ کے لوگوں سے کئے جس کے گناہ	وہ خبر دار ہے کیا ہونا ہے

(حدائقِ بخشش)

بدنگاہی سے شکل بگڑ سکتی ہے

سرکارِ مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم یا تو نگاہیں نیچی رکھو گے اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو گے یا پھر اللہ تعالی تمہاری شکلیں بگاڑ دے گا۔ (المعجم الکبیر للطبرانی۔جلد ۸ ص ۲۰۸)

اب توبہ کر لیجئے

حضرت شیخ شعیب حریفیش رحمۃ اللہ علیہ (اَلرَّوْضُ الْفَائِقُ فِی الْمَوَاعِظِ وَ الرَّقَائِقِ) میں فرماتے ہیں: اے ابن آدم! تیری آنکھیں حرام میں آزاد ہیں اور تیری زبان گناہوں میں طویل ہو رہی ہے، تیرا جسم دنیا کی دولت کمانے میں تھکاوٹ قبول کر رہا ہے۔ بہت سی بد نگاہیاں ایسی ہیں کہ جن کی وجہ سے قدم پھسل جاتے ہیں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندو! جان لو! عید کا دن سعادت کا دن ہے۔ اس میں کچھ لوگ نیک بخت ہوتے ہیں اور کچھ بد بخت۔ اس بندے کو مبارک باد ہو جس کے اعمال اس دن قبول کر لئے گئے، اور اس کے لئے ہلاکت ہے جس کے اعمال رد کر دیئے گئے۔ یہ تو ایسا دن ہے جس میں مقبول کو مبارکباد دی جاتی ہے اور مردود کو تسلّی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے! بُرے اعمال سے اجتناب کرو اور رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ والے کاموں کی کوشش کرو، عنقریب وہ تمہیں برے اعمال سے نجات عطا فرما دے گا۔ (حکایتیں اور نصیحتیں ص ۲۴۸)

مزید امرد پسندی کی تباہ کاریوں کو جاننے کے لئے میرے شیخِ طریقت قبلہ امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے رسالے (قومِ لوط کی تباہ کاریاں) اور (امرد پسندی کی تباہ کاریاں) کا مطالعہ فرمائیں ان شاء اللہ عزوجل آپ کو اس گناہ سے نفرت کے ساتھ ساتھ ڈھیروں علمِ دین کا خزانہ ہاتھ آئے گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلے میں مسلسل سفر کی سعادت اور **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پر کر کے ہر ماہ جمع کروانے کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بطفیل مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم لواطت کے جرمِ عظیم سے چھٹکارے کے ساتھ ساتھ کردار کی پارسائی، قول کی سچائی اور قلب کی صفائی کا وہ جذبہ نصیب ہو گا کہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو دیکھ کر ہر فرد

خوش ہو کر آپ کو "دعائے مدینہ" سے نوازا کرے گا۔

میں دنیا کی دولت کا منگتا نہیں ہوں	مجھے بھائیو! دو دعائے مدینہ

(وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تم کہاں تک پہونچے؟

!!!عصرِ حاضر کے خود ساختہ روشن خیال اور فکری آوارگی کے شکار مصلحین امّت کے نام!!!

ایک شخص ایک بزرگ عالمِ دین کے پاس پہنچا اور انہیں صحیح بخاری پڑھاتے ہوئے دیکھا تو بولا :-اہلِ مغرب چاند تک پہنچ گئے اور آپ بیٹھے بخاری کا درس دے رہے ہیں؟ عالمِ دین نے جواب دیا: اس میں حیرت کی بات کیا ہے؟

وہ مخلوق تک پہنچے اور ہم خالق تک پہنچنا چاہتے ہیں۔

لیکن تم یہ نہیں جانتے کہ ہمارے اور اہلِ مغرب کے درمیان تم ہی اکیلے مفلس اور نکمّے ہو، نہ تو ان کے ساتھ چاند پر پہنچ سکے اور نہ ہی ہمارے ساتھ بخاری پڑھ سکے!!!

واقعہ (۱۵)

ہمیشہ دیدارِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کرنے والا لڑکا:

حضرتِ سیّدُنا ابراہیم خوّاص رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں شدید گرمی والے سال حج کے ارادے سے نکلا۔ ایک دن جبکہ ہم حجازِ مقدّس میں تھے، میں قافلے سے بچھڑ گیا اور مجھے ہلکی سی نیند آنے لگی، مجھے اتنا ہی علم تھا کہ میں جنگل میں تنہا ہوں۔ اچانک ایک شخص میرے سامنے ظاہر ہوا، میں جلدی سے اسے جا ملا، وہ ایک کم سِن لڑکا تھا جس کا چہرہ چودھویں کے چاند یا دوپہر کے سورج کی طرح چمک رہا تھا، اس پر خوشحالی ور ہنمائی کے آثار نمایاں تھے۔ میں نے اسے سلام کیا تو اس نے یوں جواب دیا: "وعلیکمُ السَّلام ورحمة الله وبركاته، اے ابراہیم!" مجھے اس سے بڑا تعجب ہوا، میں نے پوچھا: "تم مجھے کیسے پہچانتے ہو حالانکہ اس سے پہلے تم نے مجھے کبھی نہیں دیکھا؟" تو وہ کہنے لگا: "اے ابراہیم! جب سے مجھے معرفت نصیب ہوئی ہے تب سے میں ناواقف نہ رہا اور جب سے مجھے اللہ تعالٰی کے وصال کی دولت ملی ہے تب سے میں جدائی سے نہ آزمایا گیا۔" میں نے پوچھا: "اتنی شدید گرمی والے سال اس جنگل میں کیسے آ گئے ہو؟" تو اس نے جواب دیا: "اے ابراہیم! میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ کبھی کسی سے محبت نہ کی، نہ اس کے غیر سے کبھی ملاقات کی ہے اور مکمل طور پر اسی کی طرف متوجہ رہتا ہوں اور اس کا بندہ ہونے کا اقرار کرتا ہوں۔" میں نے اس سے پوچھا: "کھاتے پیتے کہاں سے ہو؟" تو بولا: "میرا محبوب میری کفالت کرتا ہے۔" جب اس نے مجھے یہ جواب دیا تو اس کے آنسوؤں کی لڑی رخسار پر موتیوں کی طرح اُمنڈ آئی۔ پھر اس نے چند اشعار پڑھے، جن کا مفہوم کچھ اس طرح ہے:

"کون ہے جو مجھے چٹیل میدان میں جانے سے ڈرارہاہے، میں توضرور اس زمین سے گزر کر اپنے محبوب تک پہنچوں گا اور میں اس پر پہلے ہی ایمان لاچکاہوں، محبت وشوق مجھے مضطرب کئے ہوئے ہیں اور جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محب ہو وہ کسی انسان سے نہیں ڈرتا، کیا آج آپ میری کم سنی کی وجہ سے مجھے حقیر جان رہے ہیں، میرے ساتھ جو بیتی ہے اس کی وجہ سے مجھ پر ملامت کرنا چھوڑ دیں۔"

اس کے بعد اس نے مجھ سے پوچھا:"اے ابراہیم!کیا تم قافلے سے بچھڑ گئے ہو؟"میں نے جواب دیا: "جی ہاں۔'' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کم سن لڑکے کو دیکھا کہ وہ اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اُٹھا کر کچھ پڑھنے کا ارادہ کر رہا تھا، اسی وقت مجھ پر نیند کا غلبہ ہوگیا۔جب آنکھ کھلی تو میں نے اپنے آپ کو قافلے میں پایااور مجھے میرا رفیق کہہ رہاہے: "اے ابراہیم! خیال رکھنا، کہیں سواری سے گر نہ جاؤ۔" مجھے معلوم بھی نہ ہوا کہ وہ کم سن لڑکا کہاں گیا، آسمان پر چڑھ گیا یا زمین میں اُتر گیا۔جب میں میدانِ عرفات پہنچا اور حرمِ پاک میں داخل ہوا تو اس لڑکے کو کعبہ شریف کے پردوں سے لپٹ کر روتے ہوئے یہ مناجات کرتے دیکھا:"میں کعبۂ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ تَعَالٰی شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً کے غلاف سے چمٹا ہوا ہوں، اے میرے اللہ عَزَّوَجَلَّ !تو دلوں کے بھید اور پوشیدہ باتوں کوخوب جانتاہے، میں تیری بار گاہ میں پیدل چل کر حاضر ہوا ہوں کیونکہ میں تیری محبت میں مبتلا ہوں، میں تو بچپن سے ہی تیری محبت وچاہت میں گرفتار ہو گیا تھا جس وقت مجھے محبت کا صحیح مفہوم بھی معلوم نہ تھا۔اے لوگو! مجھے ملامت نہ کرو کیونکہ میں تو ابھی محبت کے اصول سیکھ رہاہوں اور اے میرے محبوبِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ ! اگر میری موت کا وقت قریب آچکا ہے تو پھر مجھے اُمید ہے کہ میں تیرا وصال پاکر اپنی محبت کا حصہ حاصل کر لوں گا۔"پھر وہ سجدے میں گر گیا۔ میں اس کی طرف دیکھتا رہا۔جب اس کا سجدہ بہت طویل ہوگیا تو میں نے اس کو حرکت دی تو معلوم ہوا کہ اس کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر چکی ہے۔مجھے بہت افسوس

ہوا، میں اپنی سواری کے جانور کی طرف گیا اور کفن کے لئے ایک کپڑا لیا اور غسل دینے والے کی مدد طلب کی۔ جب واپس اس لڑکے کے پاس پہنچا تو وہاں کوئی موجود نہ تھا۔ اس کے متعلق تمام حاجیوں سے پوچھا مگر مجھے کوئی ایسا شخص نہ ملا جس نے اُسے زندہ یا مُردہ دیکھا ہو تو میں سمجھ گیا کہ وہ لڑکا مخلوق کی نظروں سے پوشیدہ تھا اور اُسے میرے علاوہ کسی نے نہ دیکھا، میں اپنی قیام گاہ میں آکر سو گیا۔

خواب میں، مَیں نے اُسے ایک بہت بڑی جماعت کے آگے آگے دیکھا کہ اس پر خوشی کے آثار نمایاں تھے۔ میں نے اس سے پوچھا: "کیا تم میرے ساتھ نہ تھے؟" تو اس نے جواب دیا: "یقیناً میں آپ کے ساتھ ہی تھا۔" میں نے اس سے پوچھا: "کیا تم مر نہیں گئے تھے؟" تو اس نے جواب دیا: "ایسا ہی ہے۔" میں نے کہا: "میں تو تمہیں کفن دینے کے لئے تلاش کر رہا تھا تاکہ تجہیز و تکفین کے بعد تمہاری تدفین عمل میں لاؤں، مگر جب میں واپس آیا تو تم موجود ہی نہ تھے۔" تو اس نے جواب دیا: "اے ابراہیم! جس ذات نے مجھے شہر سے نکالا اور اپنی محبت کا شوق عطا کیا اور میرے گھر والوں سے مجھے دور کر دیا، اسی نے مجھے سب کی نظروں سے چھپا کر کفن بھی دے دیا۔" پھر میں نے پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ؟ "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" اس نے جواب دیا: "مجھے میرے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے سامنے کھڑا کیا اور فرمایا: "تجھے کیا چاہیے؟" میں نے عرض کی: "یا الٰہی عَزَّوَجَلَّ! تو خوب جانتا ہے۔" اس نے ارشاد فرمایا: "تو میرا سچا بندہ ہے، میرے نزدیک تیرا مقام یہ ہے کہ میرے اور تیرے درمیان کبھی حجاب نہ ہو گا۔" پھر مزید ارشاد فرمایا: "اور بھی کچھ چاہیے؟" میں نے عرض کی: "میں جس بستی میں رہتا تھا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔" ارشاد فرمایا: "میں نے اس بستی کے حق میں تیری شفاعت بھی قبول فرمائی۔" حضرتِ سیّدُنا ابراہیم خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ پھر اس نے مجھ سے مصافحہ کیا۔ اس کے بعد میں بیدار ہو گیا اور ارکانِ حج ادا کرنے کے بعد قافلے والوں کے

ساتھ چل پڑا۔ جس سے بھی میری ملاقات ہوتی وہ یہی کہتا:"آپ کے ہاتھوں کی پاکیزہ خوشبو سے سب لوگ حیران ہیں۔"اس واقعہ کے ناقِل کا کہنا ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خواص علیہ رحمۃ اللہ الرزاق کے ہاتھ سے مرتے دم تک وہ خوشبو آتی رہی۔

(حکایتیں اور نصیحتیں ص321.322.323)

سبحٰن اللہ! ہمارے اسلاف کا ذوقِ عبادت وشوقِ حبِّ خدا مرحبا! ان کی کیسی تربیت ہوتی تھی کہ بچپن سے ہی عبادت وریاضت کی جانب مائل ہو کر اپنے مالکِ حقیقی کا قرب پانے کی سعی میں مشغول ہو جاتے اور آج ایک ہمارے معاشرے کا حال ہے کہ بچوں کو عبادت کی جانب مائل کرنے کے بجائے فلمیں،ڈرامے،موسیقی،گالی گلوچ اور دیگر گناہوں کی جانب صرف رہنمائی نہیں بلکہ ان کے اسباب بھی مہیا کئے جاتے ہیں۔ آیئے اس ضمن میں ابویزید علیہ رحمۃ اللہ المجید کے بچپن سے ہی ذوقِ عبادت ملاحظہ فرمائے۔

سیِّدُنا ابویزید علیہ رحمۃ اللہ المجید کا ذوقِ عبادت

حضرت سیِّدُنا ابنِ ظفر علیہ رحمۃ الرَّب بیان فرماتے ہیں کہ "حضرت سیِّدُنا ابویزید بسطامی قُدِّسَ سِرُّہ، النُّورَانِی کو بچپن میں جب مدرسہ میں داخل کیا گیا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قرآنِ کریم کی تعلیم حاصل کرتے ہوئے اس آیتِ مبارکہ پر پہنچے:

یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۙ﴿۱﴾ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ۙ﴿۲﴾ (پ۲۹،المزمل ۱۔۲)

ترجمۂ کنز الایمان: اے جھرمٹ مارنے والے! رات میں قیام فرما سوا کچھ رات کے۔

" تو اپنے والدِ محترم حضرت سیِّدُنا طیفور بن عیسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں عرض کی:"یہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کس سے مخاطب ہے؟" تو انہوں نے جواب دیتے ہوئے فرمایا: "اے میرے بیٹے! یہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت سیِّدُنا احمدِ مجتبیٰ، محمدِ مصطفی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم ہیں۔" پوچھا: "اے میرے ابا جان! پھر آپ بھی حضور نبیٔ کریم، رءُوف رحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی سُنَّت پر عمل کیوں نہیں کرتے۔" تو انہوں نے

جواب دیا: "پیارے بیٹے! یہ حکم خاص حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کو فرمایا گیا پھر سورۂ طٰہٰ میں اس میں تخفیف کر دی گئی۔"جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سبق اس آیتِ مبارکہ پر پہنچا:

اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَ نِصْفَهٗ وَ ثُلُثَهٗ وَ طَآىِٕفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تمہارا رب جانتاہے کہ تم قیام کرتے ہو کبھی دو تہائی رات کے قریب کبھی آدھی رات کبھی تہائی اور ایک جماعت تمہارے ساتھ والی۔(پ۲۹،المزمل:۲۰)"

تو پھر پوچھنے لگے:"اے میرے والدِ محترم! میں سن رہاہوں کہ اس میں ایک ایسے گروہ کا ذکرِ خیر بھی ہے جو راتوں کو قیام کرتا ہے۔" تو والدِ محترم نے بتایا:"جی ہاں! وہ ہمارے پیارے آقا، دوعالم کے داتا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہیں۔" تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کی:"اس چیز کو ترک کرنے میں کوئی بھلائی نہیں جو رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم اور آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کیا کرتے تھے۔" چنانچہ، اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والدِ محترم ساری ساری رات قیام کرنے لگے۔ایک رات آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیدار ہوئے اور اپنے والدِ محترم سے عرض کی: "مجھے بھی سکھلایئے، میں بھی آپ کے ساتھ نماز ادا کروں گا۔" والد صاحب فرمانے لگے:"بیٹے! ابھی تم چھوٹے ہو۔" عرض کی: "اے میرے ابا جان! جس دن لوگ الگ الگ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے حضور حاضر ہوں گے تاکہ اپنے اعمال دیکھیں،اور اگر میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے پوچھ لیا،"اے ابویزید! تم نے کیا کیا؟" تومیں جواب دوں گا: " میں نے اپنے والدِ محترم سے عرض کی تھی کہ مجھے سکھلایئے تاکہ میں بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھا کروں تو انہوں نے مجھے کہا تھا،"ابھی تم چھوٹے ہو۔" یہ سن کر فوراً آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والدِ

محترم کہنے لگے:"نہیں، خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم!میں نہیں چاہتا کہ تم ایسی بات کہو۔" پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو والد صاحب نے نماز سکھائی اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی رات کا اکثر حصہ نماز ادا کرتے رہتے۔(الروض الفائق ص ۳۶۲۔۳۶۳)

سُبْحَانَ اللہ! عَزَّوَجَلَّ! کیا شان ہے ان لوگوں کی جن کے ذوق وشوق کی سواری مقصد کے حصول کے لئے راتوں کو چلتی رہتی یہاں تک کہ وہ اپنی منزلِ مراد پر پہنچ جاتے اور انہیں عنایتِ خداوندی حاصل ہو جاتی ہے۔

وَ صَلَّی اللہُ عَلٰی سیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ سَلَّم۔

باقیہ واقعات حصہ دوم میں ملاحظہ فرمائیں۔

دوبارہ آنے کا عمل

جس جگہ پارہ ۲۰ سورہ قصص کی آیت نمبر ۸۵ لکھ دیں گے توان شاء اللہ وہاں کی دوبارہ حاضری ہو گی۔

اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰی مَعَادٍ ؕ قُلْ رَّبِّیْۤ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰی وَ مَنْ هُوَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۸۵﴾

ترجمہ کنزالایمان: بیشک جس نے تم پر قرآن فرض کیا وہ تمہیں پھیر لے جائے گا جہاں پھرنا چاہتے ہو تم فرماؤ میرا رب خوب جانتا ہے اسے جو ہدایت لایا اور جو کھلی گمراہی میں ہے۔

مؤلف کی دیگر کتابیں

☆...شفیق المصباح شرح مراح الارواح اردو

☆...شفیقیہ شرح الاربعین النوویہ اردو

☆...شفیق النحو شرح خلاصۃ النحو

☆...دینی ودنیوی امور کی حکمتوں پر مشتمل کتاب بنام ایسا کیوں؟

☆...اسلامی احکامات کی حکمتیں حصہ اوّل عقائد کی حکمتیں

☆...اسلامی احکامات کی حکمتیں حصہ دوم پانچ نمازوں کی حکمت

☆...اسلامی احکامات کی حکمتیں حصہ سوم جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی حکمت

☆...اسلامی احکامات کی حکمتیں حصہ چہارم سری اور جہری نماز کی حکمت

☆...اسلامی احکامات کی حکمتیں حصہ پنجم وضوء کی حکمت

☆...ما فعل اللہ بك؟ حصہ دوم

☆...ما فعل اللہ بك؟ حصہ سوم

چھپکلی کو مارنے کا ثواب

حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا"جس نے پہلی ضرب سے چھپکلی کو قتل کیا اس کے لئے اتنی اتنی نیکیاں ہیں اور جس نے اسے دوضربوں میں مارا اس کے لئے پہلے والے سے کم اتنی اتنی نیکیاں ہیں اور جس نے تین ضربوں میں مارا اس کے لئے اس سے کم اتنی اتنی نیکیاں ہیں۔"

(جنت میں لے جانے والے اعمال ص ۶۲۴)

مآخذ و مراجع

ش	نام کتاب	مؤلف مصنف	مطبوعات
۱	قرآن مجید	کلام باری تعالی	مکتبۃ المدینہ
۲	کنزالایمان	امام احمد رضا خان	مکتبۃ المدینہ
۳	روح البیان	شیخ اسمٰعیل حقی	کوئٹہ
۴	خزائن العرفان	حضرت نعیم الدین مراد آبادی	مکتبۃ المدینہ
۵	تفسیر بغوی	امام ابو حمید الحسین البغوی	دار الکتب العلمیہ بیروت
۶	الجامع للاحکام القرآن	ابو عبد محمد بن احمد انصاری	دار الفکر بیروت
۷	تفسیر قرطبی	امام محمد بن احمد القرطبی	دار الفکر بیروت
۸	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری	دار المغنی عرب شریف
۹	الجامع الترمذی	امام ابو عیسی محمد بن عیسی	دار المعرفہ بیروت
۱۰	سنن ابنِ ماجہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید	دار المعرفہ بیروت
۱۱	المعجم الکبیر للطبرانی	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد	دار احیاء التراث العربی
۱۲	المعجم الاوسط	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد	دار احیاء التراث العربی
۱۳	صحیح ابن حبان	الحافظ محمد بن حبان	دار الکتب العلمیہ بیروت
۱۴	شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی	دار الکتب العلمیہ
۱۵	الترغیب والترہیب	امام زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی	دار الکتب علمیہ
۱۶	فتح الباری	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی	دار الکتب العلمیہ
۱۷	حلیۃ الاولیاء	امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ	دار الکتب العلمیہ
۱۸	صفۃ الصفوۃ	امام ابو الفرج عبد الرحمن الجوزی	مکتبۃ نزار مصطفے الباز
۱۹	اسلامی احکامات کی حکمتیں	مولانا شفیق عطاری المدنی	مکتبۃ السنہ

۲۰	مراۃ المناجیح	مفتی احمد یار خان	ضیاء القرآن پبلیکیشنز
۲۱	آنسوؤں کا دریا	امام ابو الفرج عبد الرحمن	مکتبۃ المدینہ
۲۲	حکایتیں اور نصیحتیں	شیخ شعیب حریفیش	مکتبۃ المدینہ
۲۳	جہنم میں لے جانے والے اعمال	شہاب الدین احمد بن حجر مکی	مکتبۃ المدینہ
۲۴	کنز العمال	علاء الدین علی متقی الہندی	دار الکتب العلمیہ
۲۵	تاریخ بغداد	امام ابو بکر احمد بن علی الخطیب	دار الکتب العلمیہ
۲۶	الوظیفۃ الکریمۃ	امام احمد رضا خان بریلوی	مکتبۃ المدینہ
۲۷	المفردات للراغب	امام راغب اصفہانی	دار الکتب العلمیہ
۲۸	احیاء العلوم	امام غزالی	مکتبۃ المدینہ
۲۹	عیون الحکایات	امام ابو الفرج عبد الرحمن	مکتبۃ المدینہ
۳۰	شریعت و طریقت	امام احمد رضا خان بریلوی	مکتبۃ المدینہ
۳۱	ملفوظات اعلیٰ حضرت	امام احمد رضا خان	مکتبۃ المدینہ
۳۲	بیٹے کو نصیحت	امام غزالی	مکتبۃ المدینہ
۳۳	آدابِ دین	امام غزالی	مکتبۃ المدینہ
۳۴	حدائق بخشش	امام احمد رضا خان	مکتبۃ المدینہ
۳۵	وسائل بخشش	علامہ الیاس عطار قادری	مکتبۃ المدینہ

فہرست

الحمد للہ اللطیف و الصلوۃ و السلام علی رسولہ الشفیق اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شرح

مراح الارواح

علم صرف کی بہترین کتاب جس میں صرف کے قاعدوں کی علتیں بیان کی گئی ہیں۔

اس کتاب میں عربی عبارت پر اعراب و اردو ترجمہ کے ساتھ ساتھ سوالاً جواباً

تشریح پیش کی گئی ہے جو اپنے اعتبار سے بڑی مفید و دلچسپ ہے۔

مصنف: الشیخ احمد بن علی بن مسعود رحمہ اللہ الودود

شارح: محمد شفیق عطاری المدنی فتحپوری

الحمد للہ اللطیف و الصلوۃ السلام علی رسولہ الشفیق اما بعد

فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

عبادات کی حکمتیں (حصہ دوم)

موضوع

پانچ نمازوں کی حکمت

☆...حکمت کیا ہے؟ ☆...حکمت کون دیتا ہے؟ ☆...حکمت کہاں ملتی ہے؟ ☆...نماز افضل العبادات کیوں ہے؟ ☆...نماز کو صلوۃ کیوں کہتے ہیں؟ ☆...پانچ نمازوں کی حکمت ☆...انسانی زندگی کی پانچ حالتیں

☆...سورج کی پانچ حالتیں

مصنف

محمد شفیق خان العطاری المدنی فتحپوری

ناشر: مکتبۃ السُنۃ (آگرہ)

الحمد للہ اللطیف و الصلوۃ و السلام علی رسولہ الشفیق اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

الصلوۃ و السلام علیك یا رسول اللہ وعلی الك و اصحابك یا حبیب اللہ ﷺ

الصلوۃ و السلام علیك یا نبی اللہ وعلی الك و اصحابك یا نور اللہ ﷺ

شَفِیْقُ النَّحْوِ

حصہ دوم

لِحَلِّ

خُلَاصَۃِ النَّحْوِ

اس کتاب میں مختلف اسباق کے تحت آنے والی عبارتوں کی نحوی تراکیب بھی شامل کی گئیں ہیں۔

مصنف

محمد شفیق خان عطاری المدنی فتحپوری

الحمد للہ اللطیف و الصلوۃ و السلام علی رسولہ الشفیق اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوۃ و السلام علیك یا رسول اللہ ﷺ و علی الك و اصحابك یا حبیب اللہ ﷺ

شفیقیہ

شرح

الاربعین النوویہ

اس کتاب میں ہے

☆...مترجم کا تعارف ☆...مصنف کا تعارف ☆...عبارت مع اعراب

☆...سلیس اردو ترجمہ ☆...راویوں کے حالات

مترجم: محمد شفیق عطاری المدنی فتحپوری

صفحہ	عنوان	ش